معارف رضا
اشاعت کا چھبیسواں سال
ماہنامہ
معارفِ رضا
کراچی
نومبر ۲۰۰۶ء
شوال المکرم ۱۴۲۷ھ
شمارہ: ۱۱
مدیر اعلیٰ
سید وجاہت رسول قادری
جلد: ۲۶
مدیر
پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (کراچی)
اسلامی جمہوریہ پاکستان
WWW.IMAMAHMADRAZA.NET
MUSLIM

مسلسل اشاعت کا چھبیسواں سال
جلد: ۲۶ شمارہ: ۱۱
شوال المکرّم ۱۴۲۷ھ / نومبر ۲۰۰۶ء

ہدیہ فی شمارہ: -/25 روپے
سالانہ: عام ڈاک سے: -/200 روپے
رجسٹرڈ ڈاک سے: -/350 روپے
بیرونِ ممالک: -/15 امریکی ڈالر سالانہ

دائرے میں سرخ نشان ممبر شپ ختم ہونے کی علامت ہے۔
زرِ تعاون ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

نوٹ

رقم دستی یا منی آرڈر/ بینک ڈرافٹ بنام "ماہنامہ معارفِ رضا" ارسال کریں، چیک قابلِ قبول نہیں۔
ادارہ کا اکاؤنٹ نمبر: کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 45-5214۔حبیب بینک لمیٹڈ، پریڈی اسٹریٹ برانچ، کراچی۔

نوٹ: ادارتی بورڈ کا مراسلہ نگار/مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ (ادارہ)

25۔جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر، پوسٹ بکس نمبر 7324، جی پی او صدر، کراچی 74400۔اسلامی جمہوریہ پاکستان
فون: +92-21-2725150 فیکس: +92-21-2732369
ای۔میل: mail@imamahmadraza.net ویب سائٹ: www.imamahmadraza.net

(پبلشر مجید اللہ قادری نے باہتمام حریت پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر دفتر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل سے شائع کیا۔)

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	مضامین	نگارشات	صفحہ
1	نعتِ رسولِ مقبول ﷺ	سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں	3
2	نعتِ رسولِ مقبول ﷺ	وہ جدھر باوقار پھرتے ہیں	علامہ مولانا ابوالحسن واحد رضوی	4
3	اپنی بات	علومِ قرآن اور ملتِ اسلامیہ	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	5
4	معارفِ قرآن	تفسیرِ رضوی۔ سورۃ البقرہ	مولانا محمد حنیف رضوی	11
5	معارفِ حدیث	فرقِ باطلہ	مولانا محمد حنیف رضوی	13
6	معارف القلوب	مبحثِ دعا کے متعلق چند نفیس سوال و جواب میں	علامہ نقی علی خاں علیہ الرحمۃ	15
7	معارفِ اسلاف	کلامِ نوری میں اذکارِ توحید	محمد رضا عبدالرشید	17
8	معارفِ رضویات	امام احمد رضا اور شانِ الوہیت	پروفیسر محمد اسلم پرویز	20
9	معارفِ رضویات	فتاویٰ رضویہ۔ اشاریہ	مولانا خورشید احمد سعیدی	29
10	رضا ریسرچ پلان	علامہ اقبال اور علامہ احمد رضا کے افکار میں ذہنی روابط کا تحقیقی مطالعہ	پروفیسر دلاور خاں	43
11	معارفِ کتب	معارفِ رضا سالنامہ ۲۰۰۵ء پر تبصرہ	ماہنامہ اردو بک ریویو، انڈیا	47
12	علمی، تحقیقی و ملی خبریں	جامعہ اویسیہ رضویہ میں یوم آزادی کی تقریب	ادارہ	49
13	دور و نزدیک سے	خطوط کے آئینے میں	ادارہ	51
14	ذکر و فکرِ رضا۔	جرائد و رسائل کے آئینے میں	ندیم احمد قادری نورانی	55
15	موصولہ کتب	ادارہ کو موصول ہونے والی کتب	ندیم احمد قادری نورانی	56

''مقالہ نگار حضرات اپنی نگارشات ہر انگریزی ماہ کی ۱۰ تاریخ تک ہمیں بھیج دیا کریں، مقالہ تحقیقی، مع حوالہ جات ہو، ۵ صفحات سے زیادہ نہ ہو، کسی دوسرے جریدہ یا ماہنامہ میں شائع شدہ نہ ہوا۔ اس کی اشاعت کا فیصلہ ادارہ کی مجلسِ تحقیق و تصنیف کرے گی۔'' (ادارتی بورڈ)

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں
جانِ مراد و کانِ تمنا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیعِ روزِ جزا کا کہوں تجھے

اِس مُردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں
تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بَری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناخواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کہ میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

وہ جدھر باوقار پھرتے ہیں

مولانا صاحبزادہ ابوالحسن واحد رضوی

وہ جدھر باوقار پھرتے ہیں
دور کرتے غبار پھرتے ہیں

لطف دیکھو خزاں کے موسم میں
مثلِ ابرِ بہار پھرتے ہیں

جو بھی ہوتے ہیں ان کے منکتوں کے
بن کے وہ تاجدار پھرتے ہیں

اُن کے عاشق تو نام پر ان کے
کرکے سب کچھ نثار پھرتے ہیں

دور رہتے ہیں آپ سے جو بھی
زندگی بھر وہ خوار پھرتے ہیں

چھن ہی جاتا ہے پھر سکوں ان سے
غمزدہ، بے قرار پھرتے ہیں

رنگ سب سے جدا ترا واحدؔ
گرچہ شاعر ہزار پھرتے ہیں

☆☆☆☆☆

علومِ قرآن اور ملتِ اسلامیہ

☆☆☆ مدیر ''معارفِ رضا'' پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کے قلم سے ☆☆☆

قارئین کرام!

آیاتِ ربانی وارشاداتِ حضرت رسولِ گرامی ﷺ اس ملتِ یہ کو قرآن مجید کے ساتھ مضبوط وابستگی کا درس دے رہے ہیں، یہ اسلامیہ نہ گمراہ ہوگی، نہ مغلوب جب تک اس کتاب اللہ اور کتاب کے دامن کو تھامے رہے گی اور الحمد للہ اس ملتِ اسلامیہ ہرازمانہ تاریخ میں محفوظ ہے کہ ہند سے لے کر یورپ کے آخری ے اسپین تک اسی قرآن وحدیث کے پیروکاروں کی حکومت تھی بھگ ایک ہزار برس تک مسلمان مدبر (سائنسدان) پوری دنیا پر ے رہے، یہ سب ان کی قرآن مجید سے وابستگی کا نتیجہ تھی۔ جیسے جیسے نوں نے قرآن مجید کا دامن چھوڑا، علوم وفنون کے دروازے بھی تے چلے گئے اور نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ دنیاوی علوم جو دنیا کی ں جامعات میں پڑھائے جاتے ہیں وہ سب کے سب ںوں کی لکھی ہوئی کتابوں کی روشنی میں پڑھائے جاتے ہیں، ان ں میں شاید چند کتابیں مسلمانوں سائنسدانوں کی لکھی ہوئی ہوں وال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسلمانوں نے علم حاصل کرنا چھوڑ دیا یا ی قلیل تعداد دنیاوی علوم حاصل کر رہی ہے یا پھر مسلمانوں نے ر تفکر جیسے اعلیٰ وصف کو ترک کر دیا، آیئے اس کا ایک سرسری جائزہ یں۔

اللہ تعالیٰ کا قرآنِ مجید وفرقانِ حمید میں ارشاد ہے:

فَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ط وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ دُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا ۝ (النساء: ۸۲)

تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں اور اگر وہ غیر اللہ کے پاس سے وتا ضرور اس میں بہت سے اختلاف پاتے۔

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (ص: ۲۹)

یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقلمند نصیحت مانیں۔

نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے آخری خطبہ (حج) عام میں لگ بھگ ایک لاکھ چوبیس ہزار اصحاب کے سامنے خطاب میں ارشاد فرمایا:

اولهما كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به فحث على كتاب الله ورغب فيه

پہلی چیز کتاب اللہ ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے تو خدا کی کتاب کو پکڑے رہو اور اسی سے دلیل لیا کرو۔ لوگوں کو کتاب اللہ کی طرف رغبت دلاؤ۔

ایک مقام پر یوں بھی ارشاد فرمایا:

لوگو! کتاب اللہ کو پکڑے رہو، جب تک اس کتاب اللہ کو پکڑے رہو گے، گمراہ نہ ہو گے۔

حضرت امام عبدالرحمٰن السیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

کائنات میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کا استخراج اور استنباط آپ قرآن کریم سے نہ کر سکیں لیکن یہ علوم ومعارف اس پر آشکار ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فہم عطا فرمایا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ظاہری دنیا سے پردہ فرماتے وقت ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کا گروہ رہتی دنیا تک کی تعلیم وتربیت

کے لئے اپنے پیچھے چھوڑا۔ یہ سب کے سب ہدایت کے نور تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہ سب پورے قرآن مجید کے عامل اور حضور ﷺ کی تمام احادیث کے مکمل پیروکار تھے۔ چنانچہ تمام صحابہ کرام عملاً سرچشمۂ ہدایت تھے اور انہوں نے یہ نور اپنی next generation تابعین میں پورا پورا منتقل کیا اور تابعین کے گروہ نے تبع تابعین میں یہ قرآن و حدیث کا ذخیرہ منتقل کیا اور یہ سلسلہ صدیوں چلتا رہا۔ احقر یہاں سیاسی، ملی معاملات پر بحث نہیں کرے گا مگر اس بات کی نشاندہی ضرور کرے گا کہ لگ بھگ قرآن مجید کے نزول کے ایک ہزار برس تک مسلمانوں میں قرآن مجید سے تفکر و تدبیر کا رشتہ قائم رہا اور جب تک یہ سلسلہ قائم رہا۔ مسلمان دنیاوی علوم پر بھی دنیا میں غالب رہے اور نئی نئی ایجادات کا سلسلہ جاری رہا ہے لیکن جب غیر مسلموں نے دنیاوی علوم میں مسلمانوں کا مقابلہ شروع کیا تو مسلمانوں نے نہ جانے کیوں ہتھیار ڈالنا شروع کر دیئے اور آہستہ آہستہ غیر مسلم سائنسدان غالب ہوتے چلے گئے اور اب حال یہ ہے کہ آج ہم صحابہ کرام کے دور کے مقابلہ میں کم از کم ۲۰۰۰ گنا تعداد میں زیادہ ہیں مگر قرآن مجید کی روشنی میں دنیاوی علوم و فنون کا مقابلہ کرنے والے شاید دورِ حاضر میں ایک بھی جید مسلمان سائنسدان نہیں ہے۔ افسوس کہ قرآن مجید بار بار نشاندہی فرماتا ہے:

مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ (الانعام: ۳۸)

ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔

We have left out nothing in the Book.

وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ (النحل: ۸۹)

اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

And we have sent down this Quran on You in which. everything (knowledge) is clearly explained.

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (الانعام: ۵۹)

اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔

And nor anything wet or nor dry which is not written in a luminous book.

قارئین کرام! آیئے تاریخ کے صفحات کو الٹتے ہیں، دیکھئے کیا شاندار ماضی ہے ہمارے مسلمان سائنسدانوں کا۔۔۔

مسلمان سائنسدانوں کی خدمات کا انتہائی سرسری جائزہ:

۱۔ ابو اسحاق ابراہیم بن جندب (م157ھ/776ء)
دوربین کا موجد

۲۔ جابر بن حیان (م198ھ/817ء)
علمِ کیمیا کا بانی اور کئی مرکبات کا موجد

۳۔ عبدالملک اصمعی (م213ھ/831ء)
علمِ حیوانات، نباتات کی ابتدائی ۵ کتابوں کا مصنف

۴۔ حکیم یحیٰی منصور (م214ھ/832ء)
دنیا کی پہلی observatory کا صدر اور فلکیاتی جدول کا بانی/موجد

۵۔ محمد بن موسیٰ خوارزمی (م232ھ/850ء)
الجبرا کا موجد اور الجبرا و حساب کی کتابوں کا مصنف

۶۔ احمد بن موسیٰ شاکر (م240ھ/850ء)
پہلا .Mechanical Eng اور اس موضوع پر پہلی کتاب کا مصنف

۷۔ ابو عباس احمد محمد کثیر (م243ھ/861ء)
زمین کا صحیح محیط Circumfrences معلوم کرنے والا پہلا سائنسدان

۸۔ ابو یوسف یعقوب بن اسحاق کندی (م254ھ/873ء)
پہلا مسلم فلسفی

۹۔ محمد زکریا رازی (م308ھ...... 932ء)
طب کا امام، میزانِ طبعی اور الکحل کا خالق

۱۰۔ حکیم ابونصر محمد بن فارابی (م338ھ/961ء)
علمِ نفسیات کا عظیم ماہر

ابوعلی حسن ابن الہیثم (م410ھ/1021ء)
کیمرہ کا موجد، آنکھ کی پتلی کا محقق، انعطاف نور کے نظریہ کا ماہر

احمد بن محمد علی مکویہ (م421ھ/1032ء)
نباتیات، حیوانات کا ماہر، دماغی ارتقاء کی دریافت کرنے والا

شیخ حسین عبداللہ بن علی سینا (م428ھ/1039ء)
علم طبیعیات، علم الامراض، الادویہ کے فنون کا موجد، سب سے زیادہ کتابوں کا مصنف

ابوریحان محمد بن احمد البیرونی (م439ھ/1049ء)
پہلا جغرافیہ داں، ماہر آثار قدیمہ وارضیات، دھاتوں کی کثافت کا موجد، برصغیر کا پہلا مؤرخ

امام محمد غزالی (م505ھ/1111ء)
جدید فلسفہ اخلاق کا موجد، نفسیات اور فلسفہ کا عظیم محقق

امام احمد رضا خاں بریلوی (م1340ھ/1921ء)
تمام ہی تمام دنیاوی علوم وفنون کا ماہر، خاص کر ہیئت، حساب، ٹکنومیٹری، فلسفہ، ارضیات، فلکیات، اقتصادیات، معاشیات، عمرانیات، سیاسیات وغیرہا۔

دورِ حاضر کے مسلمانوں کا قرآن کریم سے جو رشتہ کمزور ہوگیا تو اس کو ان اشعار میں آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے:

درسِ قرآن نہ اگر ہم نے بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نہ دکھایا ہوتا
ہم نے قرآن کو مسلک جو بنایا ہوتا
قوم کے خفیہ نصیبوں کو جگایا ہوتا
چاٹ لیں تم نے کتب فلسفہ ومنطق کی
ہاتھ بھولے سے بھی قرآں کو لگایا ہوتا
لائی ہرڈاک، ترے واسطے لندن سے کتاب
گھر سے ہمسائے کے قرآن بھی منگایا ہوتا
وہ جو انجیل یہاں تجھ کو سنانے آئے
تُو نے قرآن وہاں جاکے سنایا ہوتا
قوم کے درد کا درماں ہے تو ہے قرآن
مفلسی میں کوئی ساماں ہے تو ہے قرآن

قارئین کرام! راقم نے یہاں چند قرآنی آیات عنوانات کے تحت درج کی ہیں تا کہ ہم اس بات کا احساس کرلیں کہ ہماری یہ کتاب مبین ہمیں ہر علم کے بارے میں ہدایت فراہم کررہی ہے۔ آیئے چند آیات اوران کا ترجمہ ملاحظہ کریں۔

القرآن: کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ o (ص: ۲۹)

یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت والی تا کہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقلمند نصیحت مانیں۔

We have sent down a Book to you that is blessed, so prudent men may ponder over its verses and therebye be reminded.

القرآن: اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ o الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ o (اٰل عمران: ۱۹۰-۱۹۱)

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔ جو لوگ اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں، اے رب ہمارے تُو نے یہ بیکار نہ بنایا۔

In the Creation of Heavens and Earth and the alternation between night and day light, there are signs for prudent persons who remember Allah while standing, sitting and lying on their sides, and mediate on the creation of

Heaven and Earth (by saying) Our Lord. You have not created this in vain. Glory be to You. shield us from tormont of fire.

القرآن: وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (الانعام: ۵۹)

اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی، انہیں وہی جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتا گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔

He holds the keys to the Unseen. Only He knows them! He known whatever exists on the land and at sea: No leaf drops down unless He knows it. And there is no grain in the darkness of the Earth. and nor anything wet and nor dry which is not written in luminous Books.

پیدائشِ کائنات

القرآن: اَلَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ (الفرقان: ۵۹)

جس نے آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوی فرمایا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے)

He is the one who created Heaven and the Earth as wel as whatever lies in between them. in six days.

علمِ ارضیات

القرآن: وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا o اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا o وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا o (النزعت: ۳۰-۳۲)

اور اس کے بعد زمین پھیلائی۔ اس میں سے اس کا پانی اور چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو جمایا۔

And after that He spread out the Earth. He brought forth there from its water and its pasture. And set firmly the mountains.

علمِ نباتات

القرآن: وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا o وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا o لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا o (النباء: ۱۳-۱۵)

اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا اور پھر بدلیوں سے زور کا پانی اتارا کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج اور سبزہ۔

And set a bleezing lamp (Source of Energy and light) there. And send down torrentail rains through (heavy and dark) clouds. So We may (crops out) produce grain and vegitation.

القرآن: وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا o ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا يُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا o (نوح: ۱۷-۱۸)

اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اگایا۔ پھر تمہیں اس میں لے جائے گا اور دوبارہ نکالے گا۔

Allah makes you grow out of the Earth like Plants. Later He will return you to it and bring you forth once more.

علمِ حیوانات

القرآن: وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ط نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ (النحل: ۶۶)

اور بے شک تمہارے لئے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے۔ ہم تمہیں پلاتے اس چیز میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لئے۔

You have a lesson livestock (Cattle) [Have you think over it] How we let you drinks of milk that comes from (extracted or sringed from) bellies in between the cud (dung) and blood pure refreshing milk easy to swallow for those whodrink it.

چاند سورج کی حرکات

القرآن: وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجۡرِىۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ۔۔۔ (الرعد:۲، الزمر: ۵)

وَقَدَّرَ مَنَازِلَ (یونس:۵)

سورج اور چاند کو مسخر کیا، ہر ایک، ایک ٹھہرائے ہوئے وعدے تک چلتا ہے۔

اور اس کی کے لئے منزلیں ٹھہرائیں۔

Made the moon and sun sbservient. Each one runs (move in an orbit) to a term stated [completing their movements or rotation in their orbits in fixed time daily, yearly].

سکونتِ آسمان وزمین

القرآن: اِنَّ اللّٰهَ يُمۡسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا ۚ وَلَئِنۡ زَالَتَاۤ اِنۡ اَمۡسَكَهُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ۔۔۔ (فاطر:۴۱)

بے شک اللہ روکے ہوئے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں اگر وہ ہٹ جائیں تو انہیں کون روکے اللہ کے سوا۔

Allah has definitely withhold the heavens and the Earth, Lest they move. If either should slip or move out of place (static position) no one else would hold on to them beside him Allah.

پیدائشِ انسان

القرآن: فَاِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ (الحج:۵)

ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ Sticky cloy, ringing cloy

القرآن: خلقکم من طین (الانعام:۲)۔

تمہیں (باریک) مٹی سے پیدا کیا۔

dust/soil, mud clay sond.

القرآن: خلقنھم من طین الاذب (الصفت:۱۱)

چپکتی مٹی سے بنایا۔

We first created you from black smelling mud, extract of clay.

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا۔ ہماری یہ کتاب قرآن مجید صرف نماز، روزے کے مسائل تک محدود نہیں بلکہ اس کائنات کے اندر موجود تمام اصول وضوابط کی نشاندہی کرتی ہے، اب اسے آگے بڑھانا ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ ان آیات کے اصول پر تفکر اور تدبر کرے اور اپنے سائنسی علوم کو آگے بڑھانے کے لئے صرف اور صرف قرآن وحدیث کے اصول کو حقیقی اور صحیح جانے اور دنیا کو ایک دفعہ پھر بتائے کہ وہی اصول صحیح تسلیم کیا جائے گا جو قرآنی اصول کے مطابق ہوگا اگر ہم دورِ حاضر میں کسی مسلمان سائنسدان کو قرآن وحدیث کا عالم نہ پاسکیں تو ماضی قریب میں نظر میں دوڑائیں تو آپ کو ۱۰۰ سال قبل صرف اور صرف امام احمد رضا قادری برکاتی محدث بریلوی نظر آئیں گے جو ایک طرف مجدد، مجتہد وفقیہہ ہیں تو دوسری طرف طرف ایک عظیم سائنسدان جو سائنس کے کسی ایک علم پر نہیں بلکہ سائنس کے تمام علوم مثلاً علم ہیئت، فلکیات، حساب، الجبرا، ٹکنومیٹری، علمِ نجوم، علمِ کیمیا، ارضیات، حجریات، وغیرہ۔۔ اسی طرح سوشل سائنس کے علوم، سیاسیات، عمرانیات، فلسفہ، نفسیات، اقتصادیات، معاشیات، غرض یہ کہ تمام ہی تمام علوم وفنون جو ان کے دور کے تھے۔ سب پر نہ صرف عبور رکھتے تھے بلکہ ان پر کتابیں اور مقالات یادگار چھوڑے ہیں جن کی تعداد ۲۵۰ سے زیادہ ہے اور یہ رسائل اردو، فارسی اور عربی تینوں زبانوں میں تحریر کئے گئے ہیں۔ احقر پوری ملتِ اسلامیہ کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہے کہ ہم مسلمان بالعموم اور دورِ جدید کے علوم پڑھے

ہوئے مسلمان بالخصوص اپنے فرقہ وارانہ معاملات کو ایک طرف رکھیں اور سب کے سب متحد ہو کر مل جل کر قرآن کریم کی ان آیات بینات پر خاص کر غور و فکر کریں جو ہمیں جدید علوم کی طرف رہنمائی کریں اور ہم مغرب اور غیر مسلموں کی تھیوری اور قوانین کے بجائے قرآن وحدیث کی اصول کی روشنی میں قوانین وضع کریں اور ان کو آگے بڑھائیں اور جو قوانین دورِ حاضر کی سائنسی علوم کے قرآن وحدیث سے متضاد ہیں، ان کا حل ہم قرآنی اصول سے مہیا کریں۔

قرآن کریم کی ان آیات و بینات کی تفصیل سمجھنے کے لئے جس کا تعلق دورِ جدید کی سائنسی علوم ۔سے امام احمد رضا کی کتب اور مقالات تفصیل سے پڑھنے کی ضرورت ہے کیونکہ امام احمد رضا نے دورِ جدید کے علوم سے متعلق اتنا کچھ لکھ دیا ہے کہ اگر ہم مسلمان ان کی تعلیمات کو مطالعہ کریں تو ہم دورِ حاضر کی جدید علوم کی دور میں اپنا انفرادی مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ یاد رکھئے ترقی اس بات کا نام نہیں کہ آپ دوسروں کی ٹکنالوجی کو اپنے ملک میں لے آئیں اور اس سے Product حاصل کریں یوں تو ہم نے ان کی تعلیمات کو ۱۰۰ فیصد قبول کر لیا۔ ترقی کی دوڑ میں ہم اس وقت شامل سمجھے جائیں گے جب ہم اپنی تھیوری اور اپنی ٹکنالوجی دوسروں کے سامنے پیش کریں۔ ہم مسلمانوں نے تو بالکل ہتھیار ڈال دیئے ہیں جو کچھ باہر کتابوں میں پڑھایا جاتا ہے جو کچھ سکھایا جاتا ہے ہم من وعن اسے قبول کر لیتے ہیں اور جب وہ تھیوری غلط ہو جاتی ہے تو ہم بھی اس کو ٹھکرا دیتے ہیں صرف ایک مثال دے رہا ہوں۔ مثلاً

آج سے چند سال پہلے تک دور حاضر کے سائنسدانوں کی تحقیق یہ سامنے آئی کہ ماں کے دودھ کے بجائے پاؤڈر کا دودھ بچے کو پلائیں تو اس سے بچے کی نشوونما تیز ہوگی اور عورت کی صحت پر کوئی اثر نہ پڑے گا اور دودھ پلانے سے عورت کا جسم بے ڈھنگا ہو جاتا ہے اس کی صحت بھی خراب ہو جاتی ہے اس کو ہمارے ملک میں بھی شدت کے ساتھ مشتہر کیا گیا T.V پر اشتہار اس قسم کے آنے لگے کہ ماؤں نے اپنے بچوں کو دودھ پلانا چھوڑ دیا۔ جب اس پر عمل درآمد کیا گیا تو عورتوں کو کثرت سے سینہ کا کینسر ہونے لگا اب سائنسدانوں نے اپنی تھیوری بدلی اور دوبارہ اس طرف آگئے کہ ماں کا دودھ بچے کے لئے انتہائی مفید ہے اور دو سال تک ماں بچے کو دودھ پلائے۔ ہمارے کسی مسلم ملک کے کسی مسلمان سائنسدان نے قرآن وحدیث کی روشنی میں دنیا کو یہ باور نہ کر دیا کہ نہیں جب ہمارا قرآن بچے کی پرورش کے لئے ماں کے دودھ کو لازم قرار دے رہا ہے اور دو سال تک پلانے کی اجازت دے رہا ہے تو پھر کیونکر بچے یا ماں پر اس کے منفی اثرات مرتب ہوں گے لیکن افسوس کہ مسلمانوں کے مغرب زدہ طبقہ نے مغرب کو معاذ اللہ خدا مان لیا ہے جو وہ کہتا ہے ہم اسی کو حق تسلیم کرتے ہیں۔

قارئین کرام! ملت اسلامیہ اس وقت تباہی کے بالکل آخری کنارے پر پہنچ گئی ہے ہم مسلمان دنیا کی دہشت گرد قوم قرار دیئے جا چکے ہیں، دنیا کی ترقی میں بحیثیت ملت قوم مسلمانوں کا 5 فیصد حصہ بھی نظر نہیں آتا۔ 65 اسلامی ملکوں کے باوجود دنیا کے علوم فنون میں ہماری 65 تھیوریز بھی رائج نہیں ہیں سوچئے اس کا حل کیا ہے؟ اس کا حل صرف اور صرف یہ ہے کہ فرقہ وارانہ باتوں کو ایک کونے میں ڈالیں قرآن کے دامن کو مضبوطی سے تھامیں اور اس قرآن کی مکمل تعلیم جامعات میں دی جائے خاص کر ان آیات بینات کی جو علوم و فنون کے اصول سے تعلق رکھتی ہیں امام احمد رضا کی کتب اور رسائل کو جلد از جلد عام کیا جائے اور ان سے استفادہ کیا جائے اور ملت اسلامیہ اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دے ان شاء اللہ کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

طریقہ احمد مرسل پہ مجھکو استقامت دے
میرے سینے میں یارب حکمت قرآن عطا فرما

☆☆☆☆☆

معارفِ قرآن
من افاضاتِ امام احمد رضا

سورۃ البقرہ

...شتہ سے پیوستہ

مرتبہ: مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

...اس میں یہ تاویل ہوجائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا
...ہے، یعنی قضا دو ہیں، مبرم و معلق۔
...جیسے قرآن عظیم میں فرمایا: ''اِلَّا اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰہُ اَیْ اَمْرُ
...مگر یہ کہ آئے اللہ تعالیٰ یعنی اللہ کا امر۔ عمرو کہے، میں رسول اللہ

...اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی خدا ہی
...کی روح بدن میں بھیجی، ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔
...شفاء شریف میں ہے: ادعاء التاویل فی لفظ صراح
...ل۔
...صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔
...شرح شفاء قاری میں ہے: ھو مردود عند القواعد الشرعیۃ
...ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے۔
...نسیم الریاض میں ہے: لا یلتفت لمثلہ و یعد ھذیانا۔
...ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔
...فتاویٰ خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیرہا
...ہے۔

...''والفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفار
...سی پیغمبرم، یرید بہ من پیغام می برم یکفر''۔
(۶۵۔ فتاویٰ عالمگیریہ ۲/۲۶۳، کوئٹہ۔)
...یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنی یہ
...لے کہ میں پیغام لیجاتا ہوں قاصد ہوں تو وہ کافر ہوجائے گا۔ یہ تاویل
...جائے گی۔ فاحفظ۔
...مخالفین کی نازیبا عبارات کا مواخذہ وپس منظر

مکر چہارم۔ انکار، یعنی جس نے ان بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مکر جاتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو ان کی چھپی ہوئی کتابیں، تحریریں دکھا دیتا ہے، اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر منہ بنا کر چلدیئے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمال بے حیائی صاف کہہ دیا،'' کہ آپ معقول بھی کردیجئے تو میں وہی کہے جاؤں گا'' اور بے چارہ بے علم ہوا تو اس سے کہہ دیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں، اور آخر ہے کیا؟ یہ در بطن قائل اس کے جواب کو وہی آیت کریمہ کافی ہے کہ:۔

''یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا، وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ'' (پ ۱۰، آیت ۷۴، التوبہ)

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہ کہا حالانکہ بیشک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوئے پیچھے کافر ہوگئے۔

ع ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں

ان لوگوں کی وہ کتابیں (یعنی براہین قاطعہ وحفظ الایمان وتحذیر الناس وکتب قادیانی وغیرہ) جن میں یہ کلمات کفریہ ہیں مدتوں سے انھوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض (جیسے براہین قاطعہ وحفظ الایمان ۱۲) دو دو بار چھپیں، مدتہا مدت سے علمائے اہل سنت نے ان کے رد چھاپے مواخذے کئے، وہ فتویٰ جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب، جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اسوقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا، سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے۔

یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالۃ، صیانۃ الناس، کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہو چکا۔

پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مفصل رد چھپا۔

پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رد چھپا۔

اور فتویٰ دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا، اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتویٰ میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتوے کا انکار کر دینا سہل تھا، نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہل سنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا۔

زید سے اس کا ایک مہری فتویٰ اسکی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال اسکی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اسکا رد چھاپا کریں، زید کو اسکی بنا پر کافر بتایا کریں زید اس کے بعد پندرہ برس جئے اور یہ سب کچھ دیکھے سنے اور اس فتوے کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے۔

کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اسکا مطلب کچھ اور تھا؟

اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گڑھ سکتے ہیں ۱۳۲۰ھ میں انکے تمام کفریات کا مجموعہ یکجائی رد شائع ہوا پھر ان دشناموں کے متعلق کچھ عمائد مسلمین علمی سوالات ان میں کے سرغنہ (یعنی مولوی اشرفعلی تھانوی) کے پاس لے گئے سوالوں پر جو حالت سراسیمگی بے حد پیدا ہوئی دیکھنے والوں سے اسکی کیفیت پوچھیے مگر اس وقت بھی نہ تحریرات سے انکار ہو سکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں مباحثے کے واسطے نہیں آیا، نہ مباحثہ چاہتا ہوں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی دیجئے تو وہی کہے جاؤں گا۔

وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبھی ۱۵/ جمادی الآخر ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ واتباع سب کے ہاتھ میں دیدیا گیا، اب بھی چوتھا سال ہے صدائے برنخواست، ان تمام حالات کے بعد انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ میرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ و رسول کو دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے، یہ سب بناوٹ ہے اس علاج کیا ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ حیا دے۔

مکر پنجم: جب ان حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی، کسی طرف نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں بکیں، گالیاں دیں، ان سے بعض آئیں جیسے گالیاں چھاپیں ان سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اذاعملت سَيِّئَةً فاحدث عندها توبة السر بالسر والعلانية بالعلانية"، (کنز العمال ج ۲۰ ص ۲۷۸، حیدر آباد دکن)

جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ

رواه الامام احمد فی الزهد و الطبرانی فی الكبير البيهقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن جيد ۔

اور بمجوائے کریمہ:۔

"يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُونَهَا عِوَجًا"

(پ ۸، آیت ۴۵، الاعراف)

(اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس سے کجی چاہتے ہیں)

جاری ہے......

۸۔ فرق باطلہ

معارفِ حدیث
من افاضاتِ امام احمد رضا

گزشتہ سے پیوستہ

مرتبہ: مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

(۱) فرق باطلہ کا ظہور

۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول: یَاتِیْ فِیْ آخِرِ الزمان قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ ، سُفَھَاءُ الْاَحْلَامِ ،یَقُوْلُوْنَ من خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السھم مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُھُمْ حَنَاجِرَھُمْ، فأینما لقیتموھُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ، فَاِنَّ فِی قَتْلِھِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَھُمْ یَوْمَ القیامة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: آخر زمانے میں کچھ لوگ حدیث السن، سفیہ العقل لوگ آئیں گے کہ بزعم میں قرآن وحدیث سے سند پکڑیں گے، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے، ایمان انکے گلوں سے نیچے نہ اتریگا۔ تو وہ جہاں ملیں قتل کرو کہ قیامت تک جو بھی انکو قتل کریگا اجر پائیگا۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۲۸۸

۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وھو یقسم قسما أتاہ ذوالخویصرۃ وھو رجل من بنی تمیم فقال: یا رسول اللہ! اعدل، فقال: وَیْلَکَ وَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلُ، قد خبت وَخَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَکُنْ اَعْدِلُ، فَقَالَ عُمَرُ: یَا رَسُوْلَ اللہ اِئْذَنْ لِی فِیْہِ فَأَضْرِبُ عُنُقَہٗ، فَقَالَ لَہٗ: دَعْہُ، فَاِنَّ لَہٗ اصحابا یُحَقِّرُ اَحَدُکُمْ صَلَاتَہٗ مَعَ صَلَاتِھِمْ وَ صِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِھِمْ، یَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ، یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ، ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی رَصَافِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ، ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی نَضِیِّہٖ وَھُوَ قِدْحُہٗ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ،ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَ الدَّمَ، آیَتُھُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْہِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ ، وَیَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنِ فِرْقَةٍ مِنَالنَّاسِ ، قَالَ أبُو سَعِیْدٍ : فَأَشْھَدُ اَنِّی سَمِعْتُ ھٰذا الْحَدِیْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اُشْھِدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ قَاتَلَھُمْ وَ اَنَا مَعَہٗ فَامَرَ بِذٰلِکَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِیَ بِہٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْہِ عَلٰی نَعْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ نَعَتَہٗ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اور سرکار مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ بنو تمیم کا ایک شخص ذو الخویصرہ نامی حاضر ہوا اور آتے ہی بولا: اے اللہ کے رسول! انصاف کیجئے، سرکار نے ارشاد فرمایا: خرابی ہو تیرے لئے اگر میں انصاف نہیں کرونگا تو کون کریگا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسکی گردن ماردوں ۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چھوڑ دو کہ اسکے کچھ ساتھی ہونے والے ہیں جنکی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازیں ہیچ جانوگے، انکے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھوگے، قرآن کریم پڑھیں گے لیکن انکے حلق کے نیچے نہیں اتریگا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کر کے نکل جاتا ہے، جب تیر کے پھل کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر کوئی بھی اثر نہیں ہوتا، پھر اسکے پر کو دیکھا جاتا ہے

تو اس پر بھی کوئی علامت نہیں ہوتی، شکار کے گوبر اور خون سے تیر کا کوئی حصہ آلودہ نہیں ہوتا۔ (یعنی نہایت تیزی سے تیر صاف نکل جاتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی دین سے صاف نکل جائیں گے) انکی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں سے ایک شخص سیاہ رنگ کا ہوگا جس کے ایک بازو پر عورت کے پستان کی طرح غدود ہوگا جو چلنے کی حالت میں ہلتا ہوگا، ان لوگوں کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگوں میں اختلاف وافتراق ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سے یہ حدیث سنی، اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ان سے قتال فرمایا اور میں انکے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا، جب لایا گیا تو اس میں وہ تمام نشانیاں موجود تھیں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں واقعی یہ لوگ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ان پرانے خوارج کے ٹھیک بقیہ و یادگار ہیں۔ وہی مسئلے، وہی دعوے، وہی انداز، وہی وطیرے۔ خارجیوں کا داب تھا کہ اپنا ظاہر اس قدر متشرع بناتے کہ عوام مسلمین انہیں نہایت پابند شرع جانتے۔ پھر بات بات پر عمل بالقرآن کا دعویٰ، عجب دام در سبزہ تھا، اور مسلک وہی کہ ہم مسلمان ہیں باقی سب مشرک۔

یہ ہی رنگ ان حضرات کے ہیں، آپ موحد اور سب مشرکین، آپ محمدی اور سب بددین، آپ عامل بالقرآن والحدیث اور سب چنیں وچناں بزعم خبیث۔ پھر انکے اکثر مکلبین ظاہری پابند شرع میں بھی خوارج سے کیا کم ہیں۔ اہل سنت کان کھول کر سن لیں کہ دھوکے کی ٹٹی میں شکار نہ ہوجائیں۔

پھر شان خدا کہ ان مذہبی باتوں میں خارجیوں کے قدم بقدم ہونا در کنار خارجی بالائی باتوں میں بھی بالکل یک رنگی ہے۔ انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔

۱۲۳۔ **عن** أبي سعيد الخدري رضي الله تعالىٰ عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتّٰى يَعُوْدَ السَّهْمُ إِلٰى فُوْقِهِ، قِيْلَ: مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ أَوْ قَالَ: التَّسْبِيْدُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ نمودار ہونگے، قرآن کثرت سے پڑھیں گے لیکن انکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کرکے نکل جاتا ہے، پھر دین میں لوٹ کر واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر لوٹ کر اپنے چلے پر نہ آجائے۔ عرض کیا گیا: انکی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا: سر منڈانا، یا سر منڈائے رکھنا۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا پتہ بتایا۔ مشمری الازار، اونچی ازار والے۔ بے شمار درودیں حضور عالم ما کان وما یکون پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بالجملہ حضرات خوارج نہروان کے رشید پس ماندے، بلکہ غلو و بیباکی میں ان سے بھی آگے۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۸۸

حوالہ جات

۱۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب، ۱/۵۱۰

☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸/۱۸۷

۱۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۵۱۰

☆ الصحیح للمسلم، ۱/۳۴۱

۱۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الرد علی الجهمية، ۲/۱۱۲۸

﴿جاری ہے﴾

معارف القلوب

فصل دھم: کتاب: احسن الوعاء لاداب الدعاء

مبحث دعا کے متعلق چند نفیس سوال و جواب میں

گزشتہ سے پیوستہ

مصنف: رئیس المتکلمین علامہ نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمن

شارح: مجدد اعظم امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمن محشی: محمد اسلم رضا قادری

اقول...... شاید ان صاحبوں کو حدیث ابی الشیخ فی کتاب الثواب عن انس رضی اللہ عنہ نہ پہنچی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم۔

''دعا بکثرت مانگ کہ دعا قضائے مبرم کو رد کر دیتی ہے۔''

حدیث ابن عساکر عن نمیر بن اوس مرسلا و حدیث الدیلمی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ موصولا۔ کہ حضور پر نور ﷺ فرماتے ہیں: الدعا جند من اجناد اللہ مجند یرد القضاء بعد ان یبرم۔

''دعا اللہ تعالیٰ کے لشکروں سے ایک لام باندھا لشکر ہے (۳۷۷) کہ قضاء کو رد کر دیتا ہے بعد مبرم ہونے کے۔''

تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ قضائے معلق دو قسم ہے۔ ایک معلق محض، جس کی تعلیق کا ذکر لوحِ محو و اثبات یا صُحُفِ ملائکہ میں بھی ہے۔ عام اولیاء جن کے علوم اس سے متجاوز نہیں ہوتے، ایسی قضاء کے دفع پر دعا کی ہمت فرماتے ہیں کہ انہیں بوجہ ذکرِ تعلیق اس کا قابلِ دفع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

دوسری معلق شبیہ بالمبرم کہ علمِ الٰہی میں تو معلق ہے مگر لوحِ محو و اثبات و دفاترِ ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں۔ وہ ان ملائکہ اور عام اولیاء کے علم میں مُبرَم ہوتی ہے۔ مگر خواص عباد اللہ جنہیں امتیازِ خاص ہے۔ بالہامِ ربانی بلکہ برویتِ مقامِ ارفع، حضرت مخدع (۳۷۸) اس کی تعلیقِ واقعی پر مطلع ہوتے ہیں، اور اس کے دفع میں دعا کا اذن پاتے ہیں اور یا عام مؤمنین جنہیں الواح و صحائف پر اطلاع نہیں، حسب عادت دعا کرتے ہیں اور وہ بوجہ اس تعلیق کے جو علمِ الٰہی میں تھی، مندفع ہو جاتی ہے۔ یہ وہ قضائے مبرم ہے جو صالح رد ہے (۳۷۹) اور اسی کی نسبت حضور غوثیت کا ارشادِ امجد۔

ولھــــذا فرماتے ہیں: ''تمام اولیاء مقامِ قدر پر پہنچ کر رُک جاتے ہیں، سوا میرے کہ جب میں وہاں پہنچا، میرے لئے اس میں ایک روزن (۳۸۰) کھولا گیا جس سے داخل ہو کر نزعت اقدار الحق بالحق للحق۔ (یعنی میں نے تقدیراتِ حق سے حق کے ساتھ حق کے لئے منازعت کی۔) مرد وہ ہے جو منازعت کرے، نہ وہ کہ تسلیم۔''

رواہ الامام الاجل سیدی ابوالحسن علی نور الدین اللخمی قدس سرہ فی البھجۃ المبارکۃ بسندین صحیحین ثلاثین عن الامام الحافظ عبد الغنی المقدسی والامام الحافظ ابن الاخضر رحمھما اللہ تعالیٰ سمعا سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ وحشرنا فی زمرۃ من تبعہ وولاہ امین

نظیر اس کی اَحکامِ ظاہریہ شرعیہ ہیں۔ وہ بھی تین طرح آتے ہیں۔ ایک معلق ظاہر التعلیق کہ حکم کے ساتھ ہی بیان فرما دیا کہ ہمیشہ کو نہیں۔ ایک مدتِ خاص کے لئے ہے۔ کقولہ تعالیٰ: حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا (۳۸۱)

دوسرے وہ کہ علمِ الٰہی میں تو ان کے لئے ایک مدت ہے، مگر بیان نہ فرمائی گئی۔ جب وہ مدت ختم ہوتی اور دوسرا حکم آتا ہے، بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکمِ اول بدل گیا، حالانکہ ہرگز نہ بدلا۔ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰهِ بلکہ اس کی مدت یہیں تک تھی گو ہمیں خبر نہ تھی۔ ولہٰذا

ہمارے علماء فرماتے ہیں، نسخ تبدیلِ حکم نہیں بلکہ بیانِ مدت کا نام ہے۔

تیسرے وہ کہ علمِ الٰہی میں ہمیشہ کے لئے ہیں جیسے نماز کی فرضیت، زنا کی حرمت، یہ اصلاً صالح نسخ نہیں، (۳۸۳) یہ قضائیں بھی بصورتِ امر ہوتی ہیں مثلاً فلاں وقت فلاں کی روح قبض کرو، فلاں روز فلاں کو یہ دو، یہ چھین لو۔ نہ بصیغۂ خبر، کہ خبرِ الٰہی میں تخلف محال بالذات ہے۔ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَامُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۳۸٤) والله تعالىٰ اعلم۔

سوال چہارم: دعا مقامِ رضا و تسلیم کے خلاف ہے۔ جب بندہ اپنے مقدر پر راضی ہوگیا تو دعا سے کیا کام رہا؟

جواب: دعا خلافِ رضا نہیں ہوسکتی کہ حصولِ مدعا یا نجات از بلا دعا پر مقدر ہو۔

قول رضا: یہ سوال، سوالِ دوم کا غیر ہے۔ وہاں بر بنائے تفویض سوال تھا۔ یہاں بر بنائے رضا و تسلیم اور تفویض و رضا میں فرق بیّن ہے۔ رضا کا مرتبہ تفویض کے درجہ سے اعلیٰ ہے۔

تفویض یہ کہ اپنے کام کو دوسرے کے سپرد کیجئے۔ اب چاہے وہ سیاہ و سپید کچھ کرے، اصلاً دخل نہ دیجئے۔ عام ازیں کہ اپنے دل کو بھائے یا ناپسند آئے۔ جیسے مدعی و مدعا علیہ کسی کو اپنے معاملے کا حَکم (۳۸۵) بنا دیتے ہیں۔ جی تو ہر ایک کا یہی چاہتا ہے کہ میرے موافق کرے۔ پھر اس کے سپرد کر دیتے ہیں کہ جو تیری سمجھ میں آئے کر دے اور رضا و تسلیم یہ کہ اپنا ارادہ اس کے ارادے میں فنا ہو جائے۔ جو کچھ وہ چاہے، اپنا دل بھی اسی کو پسند کرے اور اس کے خلاف کی خواہش نہ رکھے ولہٰذا قرآن عظیم میں فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (۳۸٦) پر اکتفا نہ فرمایا "یعنی قسم تیرے رب کی، وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک تجھے حَکم نہ بنائیں اس جھگڑے میں جو ان کے آپس میں ہو" کہ فقط اس قدر تو ہر حَکم و حُکم کے ساتھ ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کے حضور اس کے ساتھ یہ بھی ضرور کہ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (۳۸۷) "یعنی پھر نہ پائیں اپنے دلوں میں اصلاً تنگی تیرے حکم سے اور تسلیم کر لیں مان کر۔"

حواشی

(۳۷۷) یعنی ہر طرح کے جنگی سامان سے لیس ہے۔

(۳۷۸) بہجۃ الاسرار شریف میں حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے منقول کہ "میں لوگوں کے حالات سے علیحدہ ہوں۔ میں ان کی عقلوں سے علیحدہ ہوں۔ تمام مردانِ خدا جب تقدیر تک پہنچتے ہیں تو رُک جاتے ہیں مگر میں وہاں تک پہنچتا ہوں اور میرے لئے ایک کھڑکی کھل جاتی ہے، اس میں داخل ہوتا ہوں اور تقدیراتِ حق سے حق کے ساتھ حق کے لئے منازعت کرتا ہوں۔" اسی مقام کو مُخدع کہتے ہیں۔

قصیدۂ غوثیہ میں کہ جو آپ پر پروردگارِ عالم عزوجل کی جانب سے الہام کیا گیا، فرماتے ہیں:

اَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِيْ ☆ وَاَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

"میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں اور میرا مرتبہ مخدع ہے اور میرے قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہیں۔"

(۳۷۹) یعنی یہ وہ قضائے مبرم ہے جو رد کی صلاحیت رکھتی ہے یعنی اس میں تبدیلی ممکن ہے۔

(۳۸۰) روشندان

(۳۸۱) یہاں تک کہ انہیں موت اٹھالے یا اللہ اُن کی کچھ راہ نکالے۔ سورۃ النساء، آیت ۱۵، ترجمہ کنزالایمان۔

(۳۸۲) اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ سورۃ یونس، آیت ٦٤، ترجمہ کنزالایمان

(۳۸۳) یعنی نماز کی فرضیت اور زنا کی حرمت وغیرہما، یہ ایسے احکام ہیں جو کسی طرح منسوخ نہیں ہوسکتے۔

(۳۸٤) اور پوری ہے تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں۔ اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی ہے سنتا جانتا۔ سورۃ الانعام، آیت: ۱۱۵، ترجمہ کنزالایمان

(۳۸۵) قاضی، جج، فیصلہ کرنے والا۔

(۳۸٦) سورۃ النساء، آیت: ٦٥

(۳۸۷) سورۃ النساء، آیت: ٦٥

جاری ہے......

کلام نوری میں اذکار توحید

محمد رضا عبدالرشید

اللہ رب العزت قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ o وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ o

"تم فرماؤ وہ اللہ ہے، وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔"

(الاخلاص، کنزالایمان)

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں نہ ذات میں نہ صفات میں نہ افعال میں، نہ احکام میں نہ اسمامیں۔ وہ واجب الوجود ہے یعنی اسکا وجود ضروری ہے اور عدم محال...... قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے ازلی کے بھی یہی معنی ہیں یعنی ہمیشہ رہے گا اور اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں اور وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت و پرستش کی جائے۔

سامان بخشش میں، تاجدار اہلسنت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند نوری علیہ الرحمۃ والرضوان نے اللہ رب العزت کی حمد کے وہ پھول کھلائے ہیں۔ بنام "توحید باری عزاسمہ" ضرب ھو۔ اس حمد میں تقریباً ۲۰/بند ہیں۔ دوسری بنام "اذکار توحید ذات، اسماوصفات بعض عقائد" اس حمد میں تقریباً ۹۹/بند ہیں۔ عقیدۂ توحید کی طرف لوگوں کو متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰه   لَا مَشْهُوْدَ اِلَّا اللّٰه
لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰه   لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰه
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

مفتی اعظم ہند فرماتے ہیں کہ: کوئی بھی چیز موجود نہیں مگر اللہ رب العزت۔ عالم حادث ہے مگر ذات باری کے تعلق سے اس طرح کا خیال کرنا ایمان سے خارج کردے گا۔ نہیں ہے کوئی مشہود سوائے اللہ کے۔ نہیں ہے کوئی مقصود سوائے اللہ کے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ ہمارا بھی یہ ایمان ہے کہ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر دور میں انبیائے کرام کی یہی تعلیم رہی ہے کہ: بے شک خدا، ایک خدا ہے۔ تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ صرف وہی پرستش کے قابل ہے۔ صرف اسی کی بارگاہ میں سر جھکاؤ۔ اس کے علاوہ کسی اور کی بارگاہ میں سر نہ جھکاؤ...... اللہ کی وحدانیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

اللہ واحد و یکتا ہے   ایک خدا بس تنہا ہے
کوئی نہ اس کا ہمتا ہے   ایک ہی سب کی سنتا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

اللہ کی طرح کوئی نہیں ہے۔ ہر انسان کی سننے والا اللہ ہی ہے۔ ہر انسان اللہ کا محتاج ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اللہ عزوجل کی ذات شرکت سے منزہ ہے۔ وہ ہر طرح کی حرکت وسکون، صورت واجسام سے پاک ہے۔ ہر کام اللہ ہی کی حکمت سے ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے مگر انسانوں کی بھلائی ہی کیلئے کرتا ہے۔

وہ ہے منزہ شرکت سے   پاک سکون و حرکت سے
کام ہیں اس کے حکمت سے   کرتا ہے سب قدرت سے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

سورۃ الاخلاص کے مفہوم کو مفتی اعظم ہند ایک بند میں اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ۔

اللّٰه الٰہ و ربٌّ وواحد   فرد و واحد و وتر و صمد

جس کا والد ہے نہ ولد   ذات وصفات میں بیحد وعد

لَاالٰہَ اِلَّا الـلّٰـہ اٰمنَّا بِرَ سُوْ لِ اللّٰہ

مندرجہ بالا بند میں مفتی اعظم ہند نے اللہ رب العزت کے ۸؍ اسماء کوشمار کرایا ہے اور فرمایا کہ اللہ کی صفات کی کوئی انتہا نہیں۔

اگر قرآن عظیم کی ان آیات مبارکہ اور سورتوں کا مطالعہ کریں جو مکۂ مکرمہ میں نازل ہوئیں، تو معلوم ہوگا کہ بیشتر سورتیں اور آیتیں دو اہم موضوعات پر بحث کرتی ہیں۔ پہلا موضوع ''اللہ کی توحید'' ہے۔ خدا کا ایک اور یکتا ہونا اور دوسرا موضوع ''آخرت'' ہے اللہ ربّ العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ ''اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں''

تو مفتی اعظم ہند فرما اٹھے۔

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ   لَیْسَ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ
اس سے بُن ہے وہ نہیں بُن   اَبْصِرْ اَسْمَعْ دیکھ اور سُن

لَاالٰہَ اِلَّا الـلّٰـہ اٰمنَّا بِرَ سُوْ لِ اللّٰہ

اللہ عزوجل ایک ہے اور وہ ایسا ایک ہے کہ جس کا کوئی شریک نہیں ......شریک نہ ذات میں...... نہ صفات میں ...... نہ اس کی طرح کوئی ...... اگر کوئی شریک ٹھہرائے تو یہ شرک عظیم ہے قرآن نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ
''بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔''

(سورہ لقمان:۱۳ کنزالایمان)

یعنی شرک بڑا عظیم ظلم ہے۔ اسی طرح سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کی طرف کسی ایسی بات کو منسوب کرنا جو اس کی شان کے خلاف ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (معاذ اللہ) یا اللہ سے جھوٹ صادر ہوسکتا ہے۔ یا کذب الٰہی ممکن ہے...... اگر کوئی ایسا عقیدہ رکھتا ہے تو دراصل وہ خدا کا انکار کررہا ہے...... اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں بڑے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ اس کے مثل کوئی چیز نہیں۔ نہ اللہ کی ضد کوئی ہے نہ اللہ کے مثل کوئی ہے نہ اللہ کا نظیر کوئی ہے۔ یعنی اللہ ہر چیز سے پاک ہے۔ نہ اس کی ضد ہے نہ اس کا مثل ہے، نہ اس کی نظیر ہے نہ اس کے جیسا کوئی ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ کائنات کی ہر شئی میں اللہ کا جلوہ ہے۔ ہر سمت اسی کے جلوے ہیں۔ عرش وفرش، زمان وجہت، ذرے ذرے، قطرے قطرے میں اس کا جلوہ سمویا ہوا ہے۔ اس کا علم ہر شئی کو محیط ہے۔ یعنی جزئیات، کلیات، موجودات، معدومات، ممکنات اور محالات سب کو ازل میں جانتا تھا اور اب بھی جانتا ہے اور ابد تک جانے گا...... اشیا بدلتی ہیں اور اس کا علم نہیں بدلتا۔ دلوں کے خطروں اور وسوسوں پر اس کی خبر ہے اور اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔ وہی ہر شئی کا خالق ہے۔ ذوات ہوں، خواہ افعال سب اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو   جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سُبْحٰنَہٗ   عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اللّٰـہُ اللّٰـہُ اللّٰہُ اللّٰہ

عرش وفرش وزمان وجہت اے خدا   جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ ترا
ذرّے ذرّے کی آنکھوں میں تو ہی ضیا   قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو

اللّٰـہُ اللّٰـہُ اللّٰہُ اللّٰہ

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو   تو منزہ مکاں سے مبرّہ از سو
علم وقدرت سے ہر جا ہے تو کو بکو   تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عفو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہ

ہے وہ زمان وجہت سے پاک   وہ ہے ذمیم صفات سے پاک
وہ سارے محالات سے پاک   وہ ہے سب حالات سے پاک

لَاالٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمنَّا بِرَ سُوْ لِ اللّٰہ

اللہ کا علم کائنات کو گھیرے ہوئے ہے...... اسکا علم ہر شئی کو، انس وجن، جسم وجاں، زماں، کون ومکاں، عرش وفرش کو محیط ہے۔

ہے محیط انس و جاں   وہ ہے محیط جسم و جان
ہے محیط کل زماں   وہ ہے محیط کون و مکاں

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِرَ سُوْ لِ اللّٰہ

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ بخشنے والا، ظاہر و باطن کا جاننے والا، ...شاہ، بہت پاک، سلامت رکھنے والا، امن دینے والا، نگہبان، ...ب، نقصان کو پورا کرنے والا، بزرگ، سب چیز کا پیدا کرنے والا، ...کو پیدا کرنے والا، صورت بنانے والا، تمام مخلوقات کو روزی دینے ...، بہت زیادہ جاننے والا، بلند درجہ کرنے والا، دونوں جہاں میں ...ت دینے والا، غرضیکہ تمام خصوصیات وانعامات اور عنایات اسی کی ...ہ سے ہیں۔ حضور مفتی اعظم نے حق تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کے ...ط سے حمد فرمائی، فرماتے ہیں۔

...ہے عَزِیْزُ ومُجِیب و شَکُور   وہ ہے بَدِیْعُ وقَرِیب و صَبُوْر
...ہے مَتِین و حَسِیْبُ وغَفُوْر   وہ ہے مُعِیْنُ و رَقِیْبُ ضرور

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِرَ سُوْ لِ اللّٰہ

...ہے مُقَدِّمُ اور غَفَّار   وہ ہے مُھَیْمِنُ اور جَبَّار
...ہے مُؤَخِّرُ اور قَھَّار   وہ ہے بَاسِطُ اور سَتَّار

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِرَ سُوْ لِ اللّٰہ

...م وعَدَل و عَلِیٌّ و عَظِیْمُ   دَیَّانُ و رَحْمٰنُ ورحیمُ
...وْس وحَنَّانٌ وحلیم   فَتَّاحُ ومَنَّانُ وکَرِیمُ

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِرَ سُوْ لِ اللّٰہ

...ہے مُقْسِطُ و مُعِزُّ و مُذِل   وہ ہے حَفِیْظُ و نَصِیْرُ اے دل
...و آتش و آب و گل   سب کا وہ ہی ہے فاعل

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِرَ سُوْ لِ اللّٰہ

...ض وباعِث و خالِق ہے   خافِضُ و وَارِث و رَازِق ہے
...ہے اس کا عاشق ہے   غیرِ ناطق ناطق ہے

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِرَ سُوْ لِ اللّٰہ

ہر انسان کو کس کی جستجو ہے؟...... کائنات کی ہر شئی کو کس کی تلاش ہے؟...... انس وملک، چرند و پرند، کائنات کا ذرہ ذرہ، وحوش وطیور، کس کی جستجو میں ہیں؟...... ہمارا قلب کس کی تلاش میں سرگرداں ہے؟......

تو مفتی اعظم ہند کہہ اٹھتے ہیں۔

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو   جن وانس وملک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سو بسو   بن میں وحشی لگاتے ہیں ضربات ھُوْ

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو حضور مفتی اعظم ہند، نور خدا سے یاد فرمار ہے ہیں اور اسی نور کی جھلک دیکھنے کی خواہش ظاہر کررہے ہیں اسلئے کہ ہمارا عقیدہ توحید کیساتھ یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور خدا ہیں۔

نور کی تیرے ہے اک جھلک خوبرو   دیکھے نوری تو کیوں کر نہ یاد آئے تو
ان کا سرور ہے مظہر ترا ہو بہو   مَنْ رَّانِی رَأَالْحَق ہے حق موبمو

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

خواب نوری میں آئیں جو نور خدا   بُقعَۂ نور ہو اپنا ظلمت کدہ
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پر ضیا   نوریوں کی طرح شغل ہو ذکر ھُوْ

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

کتابیات

(۱) ترجمہ قرآن، کنزالایمان، امام احمد رضا فاضل بریلوی، رضا اکیڈمی مالیگاؤں۔

(۲) بہار شریعت، حضور صدر الشریعہ محمد امجد علی اعظمی، فاروقیہ بک ڈپو دہلی۔

(۳) انوار الحدیث، مفتی جلال الدین احمد امجدی، کتب خانہ امجدیہ بستی، (یوپی)۔

(۴) مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، امام علامہ محمد مہدی فاسی، مترجم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، المجمع المصباحی مبارکپور۔

(۵) سامان بخشش، مفتی اعظم ہند، رضا اسلامک مشن، بریلی شریف۔

﴿بشکریہ سالنامہ "یادگار رضا" ۲۰۰۶ء، حضور مفتی اعظم نمبر﴾

امام احمد رضا اور شانِ اُلوہیّت (ترجمۂ قرآن کی روشنی میں)

تحریر: پروفیسر محمد اسلم پرویز

اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں یکتا و یگانہ اور بے مثال ہے۔ اس کی ذات کی طرح اس کی جملہ صفات بھی قدیم، ذاتی، مستقل اور لازوال ہیں۔ اس کی ذات اور صفات ہمیشہ سے اور ہمیشہ کے لیے قائم ودائم ہیں۔ دو جملہ عالیمین کی مخلوقات اور ان کی صفات کا خالق ہے۔ مخلوق کی صفات اچھی ہوں یا بری ان سب کا خالق صرف اللہ وحدہٗ لا شریک ہے جبکہ خود خدائے بزرگ و برتر کی تمام صفات اچھی، پاکیزہ، مقدس اور کمال کی ہیں۔ تمام اچھی صفات اس کی قدرتِ تخلیق و تفعیل (پیدا کرنے اور عمل یا کام کرنے کی قدرت) سے تعلق رکھتی ہیں گویا صفاتِ حسنہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ تخلیق و تفعیل سے تعلق کی صلاحیت رکھتی ہیں جبکہ قبیح صفات اس کی قدرتِ تخلیق سے تو تعلق رکھتی ہیں مگر ان بُری صفات میں اتنی صلاحیت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ تفعیل سے امکانی (ہوسکنے کا) تعلق ہی پیدا کرسکیں کیونکہ اس کی ذات ہر عیب اور نقص سے پاک، منزہ اور مبرّیٰ ہے۔ اور عیب و نقص میں اتنی صلاحیت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شانِ تقدیس و سُبحانیت کے تقاضوں کے پیشِ نظر اس کی قدرتِ تفعیل سے امکانی تعلق ہی پیدا کرسکیں۔ صدور و وقوع (واقع ہونا) تو بعد کا مرحلہ ہے اس لیے جب امکان کا تعلق محال ہے تو صدور بدرجہ اُولیٰ محال ٹھہرا۔ شانِ الٰہی کی انتہائی تعریف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کسی عیب اور نقص سے موصوف ہونا تجویز عقلی میں بھی ممکن نہیں ہے، یہی کمالِ تنزیہ اور کمالِ تقدیس ہے۔

قرآن مجید میں بعض مقامات ایسے آتے ہیں جہاں سے اہل محبت تو آدابِ تقدیسِ اُلوہیت کو سامنے رکھتے ہوئے بفضلہٖ خیر و عافیت سے گذر جاتے ہیں مگر نگاہِ ظاہر بین کے حامل افراد تقدیس و عظمتِ الٰہی کے آداب سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔

ایسے مراحل عام طور پر قرآن مجید کا عربی سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کے دوران میں پیش آتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اکثر مترجمین قرآن کا ترجمہ نہیں کرتے بلکہ عربی الفاظ کو اردو یا دوسری زبان میں اس کے متبادل لفظوں سے تبدیل کردیتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک عربی کو اردو الفاظ میں بدل دینا ترجمۂ قرآن کہلاتا ہے جو جکہ دُرست نہیں ہے۔

ہر زبان کی اپنی نزاکتیں، اپنے روزمرہ، محاورے، محل استعمال اور لفظوں کی اپنی مراد ہوتی ہے۔ ایک لفظ عربی میں استعمال کیا جائے تو اس کا مطلب عرب معاشرے میں موزوں لیا جائے تو اس سے توہین و تنقیص اور عیب کا پہلو ظاہر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر "مکر" کا لفظ اردو میں ہمیشہ بُرے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جبکہ عربی میں اس کو اتنی شدت یا معیوب معنوں میں شاید نہیں لیا جاتا ہے۔ اب اگر اس لفظ کا ترجمہ کرتے وقت آدابِ تقدیسِ اُلوہیت کو مدنظر نہ رکھا جائے تو اکثر لوگ اردو میں اس کا ترجمہ یا تبدیلی لفظ مکر سے ہی کردیتے ہیں جو کہ اردو میں قبیح اور بُرے معنوں میں، بُرے اوصاف کے طور پر نسبت و تعلق تفعیل پیدا کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا ہے۔ اس لیے وہ زبان جس میں ترجمہ کیا جارہا ہے اس ابان میں ان لفظوں کے استعمال اور مراد سے ناآشنائی کے باعث جو افراد تبادلۂ الفاظ کو ترجمہ قرار دے کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوجاتے ہیں، بڑا ظلم کرتے ہیں۔ ترجمہ کرتے وقت زبان کی نزاکتوں کو پیشِ نظر رکھنا از حد ضروری ہے کیونکہ ترجمہ میں لفظوں کا تبادلہ نہیں بلکہ ترجمانی ہوتی ہے اور جس زبان میں ترجمہ

کیا جارہا ہو ترجمہ کرتے وقت اسی کی نزاکتوں، لفظوں کے محلِ استعمال، مفہوم ومراد اور روزمرہ محاورہ کا خیال رکھا جاتا ہے۔

اسی طرح ایک اور لفظ خدعہ یا خداع ہے جس کے معنی دھوکا یا فریب کے ہیں۔ ان معنوں میں خدا تعالیٰ سے نسبت دینا توہین ہے۔ اس لیے یاد رکھنا چاہیے کہ مکر یا خدعہ کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کے معنی دھوکا یا فریب نہ ہوں گے کیونکہ یہ عیب ہیں بلکہ اس کے معنی ہوں گے دھوکے کی سزا دینا یا خفیہ تدبیر کرنا مگر جب اس کی نسبت بندوں کی طرف ہو تو مکر کے معنی دھوکا، مکاری، دغابازی اور خدعہ یا خداع کے معنی فریب ہوں گے۔

قرآن مجید میں بعض آیات ایسی ہیں جن کے ظاہری ترجمے سے اللہ تعالیٰ کی تجسیم وتشبیہ لازم آتی ہے اور مخالفین اسلام جسمیت اور تشبیہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر مختلف اعتراضات وارد کرتے ہیں۔ ماضی میں فرقہ مشبہ اور فرقہ مجسمہ نے انہیں آیات کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو انسانوں سے مشابہ قرار دے دیا اور قرآن مجید میں بیان کردہ اللہ تعالیٰ سے منسوب اعضاء اور عام انسانی اعضاء میں کچھ فرق نہ کرتے ہوئے تجسیم وتشبیہ وتمثیل ثابت کردی۔ ہر نگاہِ ظاہر بین جو نورِ نبوت سے رہنمائی حاصل نہ کرے اور جادۂ محبت کی راہی نہ بن سکے اسی طرح وادیٔ وہم وگمان میں سرگرداں مارے مارے پھرتی رہتی ہے۔ اور غیر مسلم تو ایسی چیزوں کی تلاش میں رہتے ہیں جن سے اہل اسلام کو فکری انتشار سے دوچار کیا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ تجسیم وتشبیہ سے پاک ہے۔ اسی لیے آئمہ وعلماء اہل سنت نے ایسی آیات کے معنی میں فرقہ مشبہ ومجسمہ کے برعکس تجسیم و تشبیہ سے احتراز کیا ہے بلکہ معتزلہ معطلہ کی بھی مخالفت کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے سرے سے ہی منکر ہیں۔ گویا اہل سنت وجماعت تعطیل وتشبیہ دونوں کی نفی کرتے ہیں۔ تعطیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے صفاتِ کمال ثابت نہ کریں اور تشبیہ اسے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے صفاتِ کمال اس طور پر اور اس پہنچ سے ثابت کریں کہ مخلوق کے ساتھ مشابہت پیدا کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جب یہ کہا جائے کہ خدا عالم نہیں ہے یا خدا پر عالم کا اطلاق نہ کیا جائے تو یہ تعطیل ہوگی اس لیے کہ صفتِ علم سے جو صفتِ کمال ہے اسے معطل کردیا اور اگر یوں کہا جائے کہ جس طرح ہم عالم ہیں، اللہ تعالیٰ بھی عالم ہے تو یہ تشبیہ ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو صفتِ علم میں مخلوق سے مشابہ کردیا۔ اگر کہیں کہ خدا تعالیٰ کو علم ہے یا وہ عالم ہے اس طرح کہ ہمارے علم سے اس کے علم کو کسی طرح مشابہت نہیں۔ یہ صورت اللہ تعالیٰ کے علم کے اثبات اور تشبیہ کی نفی ہے۔ اسی طرح سمع، بصر اور تمام صفات کو خیال کرلینا چاہیے۔ اس کی وضاحت یوں کی جاسکتی ہے کہ ہم چیزوں کو کمالِ بصارت کی وجہ سے اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں مگر اس کمال میں بھی نقصان ہے کہ ہمیں یہ کمال قوتِ باصرہ اور مخصوص عضو کی مدد اور اعانت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا اور یہی بہت بڑا نقصان ہے جو ہمارے عجز واحتیاج کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کوئی عضو یا جزر کھنے یا کسی چیز کے ادراک میں کسی عضو کی طرف احتیاج سے پاک ہے۔ ہمارا علم عدم کے بعد حاصل ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ اسے علم جہل کے بعد حاصل ہوا اور ہمیں کسی چیز کا مفہوم ذہن نشین ہوجانے کے بعد علم حاصل ہوتا ہے یہ بھی ہمارے نقصان کی وجہ سے ہے جبکہ خدا تعالیٰ محلِ حوادث ہونے سے منزہ ہے۔ اس کا علم ازلی وابدی ہے۔ اس کا علم کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے کا محتاج نہیں۔ اس کا علم ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ہمارا علم زوال پذیر ہے جبکہ خدا تعالیٰ کے علم کا زوال محال ہے۔ ہمارا علم علتوں کا معلول ہے جبکہ خدا تعالیٰ کے علم کے لیے کسی علت کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک مومن کے لیے متشابہ آیات کے ظاہر پر ایمان اور ان کی کیفیت کا خدا تعالیٰ پر چھوڑ دینا کافی ہے مگر مخالفین اسلام کے فکری تشکیکی حملوں اور نظری وعقلی اعتراضات کا فکرو مرادِ قرآن کی روشنی میں

حسنِ تاویل سے جواب دینا بھی اس کا فرض ہے۔ وہ آیات جن سے اللہ تعالیٰ کی جسمیت لازم آتی ہے ان کی کیفیت مجہول ہے یہ کلام ظاہری وظنی ہے اور اللہ تعالیٰ کا جسمیت سے منزہ ہونا یقینی ہے اور یقینیات کے مقابلے میں ظنیات کا اعتبار نہیں اور یہ مسلمہ اصول ہے کہ جب دو دلیلیں ایک دوسرے کے مخالف ہوں تو ان پر اس طرح عمل کرنا چاہیے کہ ظواہر کی تاویل کر دینا چاہیے اور یہ تشبیہ وتجسیم کے شبہ کو دفع کرنے کے لیے انتہائی ضروری ہے تاکہ معترضین کا منہ بند کیا جاسکے۔

موجودہ دور میں جب لوگ نظری علوم سے شدید غفلت کا شکار ہو چکے ہیں۔ تکنیکی وفنی علوم میں از حد مشغولیت کے سبب وہ نظری علوم کے حوالے سے پست اور سطحی ذہن کے حامل ہونے کی وجہ سے ژوف نگاہی اور باریک بینی کے اوصاف سے عاری ہو چکے ہیں۔ وہ غیر محتاط ظاہری تراجم سے ذہنی خلفشار، نظریاتی تنزلزل اور فکری تشکیک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح جب سے لوگوں نے فقط اہل ظور ہر اور مادیت پرستوں کی پیروی شروع کردی اور عشق ومحبت کو فضول، غیر حقیقی جذبہ اور بے وقوفی سمجھنے لگے ان کے دل ودماغ سے عشق ومحبت کے تقاضے بھی محو ہوتے چلے گئے۔ لوگوں نے اپنی ظاہری ذہنی وعقلی کیفیت کے اظہار کو حقیقت پسندی کا نام دے دیا۔ اطرح خود غرضی کا دور شروع ہو گیا جس میں محبت، احترام، تعظیم اور تقدیس کے اعلیٰ وارفع جذبات کے لیے کوئی جگہ نہ رہی۔ اسی دَور میں قرآن کریم کے ایسے تراجم بھی ہوئے جن میں تقدیس اُلوہیت کا بھی خیال نہ رکھا گیا۔

انسان جب روشن خیالی کے زعم میں مبتلا ہوکر ہمہ جہتی مساوات کا پرستار ہو جاتا ہے تو اسے نبی اور پیغمبر بھی ہمہ جہتی مساوات کے نظریے کے تحت اپنے جیسے عیب دار نظر آنے شروع ہو جاتے ہیں وہ ظاہر پرستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اہل دل کے جذبات مجروح کررہا ہوتا ہے پھر ایسی ہی رَو میں بہہ کر بندے کا اپنے خدا سے تعلق بھی کم سے کم تر اور کمزور تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایسے عالم میں انسان کو یہ خیال بھی آنا شروع ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس اور عظیم کلام قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے کچھ زیادہ علم کی ضرورت نہیں ہے بس ایک عام پڑھا لکھا آدمی جسے عربی بھی آتی ہو وہ اپنی عقل وفہم کے مطابق قرآن مجید کا ترجمہ کرسکتا ہے۔ ایسی فضا میں پروان چڑھنے والے علماء بھی اسی غیر ذمہ دارانہ رجحان اور محبت واحترام کے ماحول سے ناآشنا رویوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور تقدیس الوہیت کے نازک احساس کو دانستہ طور پر نظرانداز کردیتے ہیں تو اہل دل کی رُوحیں پریشانی کے عالم میں سرگرداں کسی ایسے دل دردمند رکھنے والے اور رُوحِ قرآن سے شناسا انسان کی تلاش میں رہتی ہیں جو اس کرب انگیز ماحول میں تقدیس وتعظیم کے جذبات کی روشنی پھیلائے اور فرحت وانبساط کی خوشبو سے چمن عشق ومحبت میں بہار آفرینی کا سبب بنے۔ لوگوں کو عقلیت پسندی کے معتبر پہلوؤں کی رفاقت کے ساتھ ساتھ ادب واحترام کے زریں احساسات کی اپنائیت بھی تقسیم کرے اور لوگوں کو ظاہر پرستی کی تنگنائے سے نکال کر حسن تاویل کی لذتوں سے آشنا کرتے ہوئے انہیں باطن بینی کی نعمتِ عظمیٰ کے شوق سے بھی سرشار کرے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کو جوش آیا اور محبت کی پیاسی رُوحوں کے چین اور ان کی تشنگی کو دُور کرنے کا سامان پیدا کردیا۔ رُوحِ قرآن سے آشنا دل ودماغ رکھنے والی ہستی کو حقیقت کے متلاشیوں کے درمیان لے آیا اور اپنے حبیب لبیب حضرت محمد واحمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کا امین بنا کر اپنے زمانہ میں معیارِ محبت واحترام ٹھہرایا اور اس عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے احمد رضا نام پایا۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' میں تقدیس اُلوہیت کے تمام تر تقاضوں کو پیش

رکھتے ہوئے قرآنی آیات کا ایسا ترجمہ کیا جیسے انگوٹھی میں صحیح بیٹھنے والا نگینہ۔ اردو کی تمام تر نزاکتوں اور احتیاطوں کا لحاظ رکھتے ہوئے۔ ادب واحترام کے جملہ اصولوں اور خدا اور بندے کے تعلق کی پاسداری کرتے ہوئے ایسا ترجمہ کیا جو سہل ممتنع میں اپنی مثال آپ ہے۔ زبان وادب کے رمز شناسوں نے جس کی زبان کو کوثر وتسنیم سے دھلی ہوئی زبان قرار دیا۔

ڈاکٹر سید حمید شطاری ''قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر کا تنقیدی مطالعہ'' (1914ء تک) مطبوعہ حیدرآباد دکن انڈیا اشاعت نمبر 1982ء صفحہ 477 میں اپنی رائے لکھتے ہیں۔

''مولوی احمد رضا طریلوی کا ترجمہ عام تحت اللفظ ترجموں کے انداز کا نہیں ہے۔ عبارت میں ربط اور تسلسل قائم رکھنے کی ایسی کوشش کی گئی ہے کہ پڑھتے وقت اس کے لفظی ہونے یا نہ ہونے کا دھیان ہی نہیں ہوتا۔ یہ ترجمہ مفہوم قرآن کے قریب ہے''۔

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری ''معارف رضا'' شمارہ 24، 2004ء صفحہ نمبر 12 پر رقم طراز ہیں۔

''امام احمد رضا بریلوی پر ہر لفظ پر گہری نظر رکھتے ہیں اسی لیے قاری کو ہر طرح تفسیری مواد چند لفظوں میں پہنچانے کے ساتھ ساتھ ترجمہ میں قرآنی اسلوب سے قریب تر بھی رہتے ہیں''۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ''معارف رضا'' 2004ء میں فرماتے ہیں۔

''قرآن حکیم کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ اور پھر باطن ہے اور یہ سلسلہ لامتناہی ہے۔ ظاہر بین نگاہ اس گہرائی میں اتر سکتی ہی نہیں ترجمہ کرتے وقت مترجم کی ایک ذہنی فضا ہوتی ہے، باکمال مترجم کی اس ذہنی فضا میں ستارے ڈھلتے ہیں۔ علم ودانش کی وسعت کے ساتھ ساتھ یہ فضا بھی وسیع ہوتی جاتی ہے ورنہ مترجم لغت میں اٹک کر رہ جاتا ہے بلکہ اس کے لیے مختلف المعانی لفظ کے لیے یہ تمیز کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے کہ کس معنی کا انتخاب کرے اور کن معانی کو چھوٹ دے۔ وہ ایک معنی کی تنگنائے میں گم ہو کر رہ جاتا ہے ایسی محدود نظر رکھنے والا مترجم ہرگز قرآن جیسی عظیم کتاب کے ترجمے کا حق نہیں رکھتا۔ جس طرح نگینے جڑنے والا زیورات میں رنگ برنگے چھوٹے بڑے نگینے بٹھاتا چلا جاتا ہے ٹھیک اسی طرح باکمال مترجم الفاظ کے سامنے الفاظ بٹھاتا چلا جاتا ہے بلکہ کبھی کبھی تو الفاظ خود بخود بیٹھتے چلے جاتے ہیں۔....... اردو کے مترجمین قرآن میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اپنے تجرعلمی کی وجہ سے بے نظیر اور بے مثال معلوم ہوتے ہیں۔ جس نے ان کا مطالعہ کیا ہے اور مختلف علوم وفنون اور مختلف زبانوں میں ان کی مطبوعات ومخطوطات اور شروح وحواشی دیکھے ہیں وہ اس امر کی تصدیق کرسکتا ہے۔ وہ ایک باخبر ہوشمند اور باادب مترجم تھے، ان کے ترجمے کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے آنکھیں بند کر کے ترجمہ نہیں کیا بلکہ وہ جب کسی آیت کا ترجمہ کرتے تھے تو پورا قرآن، مضامینِ قرآن اور متعلقاتِ قرآن ان کے سامنے ہوتے تھے۔ آپ کے ترجمۂ قرآن میں برسوں کی فکری کاوشیں پنہاں ہیں۔ مولا تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایسی نظر عطا فرما دے جس کے سامنے علم ودانش کی وسعتیں سمٹ کر ایک نقطہ پر آجائیں، فی البدیہہ ترجمہ قرآن میں ایسی جامعیت کا پیدا ہو جانا عجائبات عالم میں سے ایک عجوبہ ہے، اس سے مترجم کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کسی حسین کے کمالِ حسن کا اس وقت پتا چلتا ہے جب کوئی اور حسین اس کے پہلو میں بٹھایا جائے۔ اردو کے تمام تر تراجم قرآن میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ (امام احمد رضا) کا ترجمہ نہایت ہی حسین معلوم ہوتا ہے۔''

حقیقت تو یہ ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو توحید کے علم بردار کہتے رہے ان کے تراجم قرآن شانِ واحدنیت کے برعکس دکھائی دیئے اور یہ لوگ جسے توحید سے ناآشنا قرار دیتے رہے اس کا ترجمہ قرآن اللہ تعالیٰ

کی تقدیس کے فیضان سے اسے بارگاہِ قدسیت وسبوحیت میں اعتبار عطا کرگیا اور اس کی رحمتوں کا مستحق ٹھہرا۔

شان وتقدیس اُلوہیت کے حوالے سے مختلف مترجمینِ قرآن کے متعلقہ چند آیاتِ قرآنی کے تراجم پیش کیے جاتے ہیں جنہیں دیکھ کر یہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی کہ کون سا ترجمہ قرآن دُرست ہے۔ کس ترجمہ میں شانِ تقدیس الٰہی کی پاسداری کی گئی ہے اور قرآن مجید کے بے مثال ادبی ومعنوی حسن کی ترجمانی کی گئی ہے۔

۱۔ استہزاء اور تمسخر کی نسبت:۔

= اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ۔ (سورہ بقرہ، آیت 15، رکوع 2، پہلا پارہ)

.... اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔ (مولانا محمود الحسن)

.... انہیں اللہ بنا رہا ہے۔ (عبدالماجد دریابادی)

.... اللہ جل شانہٗ ان اسے دل لگی کرتا ہے۔ (وحید الزماں)

.... ان (منافقوں) سے خدا ہنسی کرتا ہے۔ (مولانا فتح محمد)

.... اللہ ان سے مذاق کررہا ہے۔ (مولانا مودودی)

☆ اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا اس کی شان کے لائق ہے)۔

(امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

امام احمد رضا نے ترجمہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے استہزاء فرماتا ہے جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔ یہاں لفظ استہزاء کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہونے سے اس کی کیفیت مجہول ہوگئی اور اس کے معنی کو خدا تعالیٰ کی منشا پر چھوڑ دیا کیونکہ وہ ہنسی، مذاق اور دل لگی نہیں کرتا ہے اور نہ ہی لوگوں کو بنا رہا ہے۔ وہ ایسے برے اوصاف سے متصف نہیں ہوسکتا۔ ان الفاظ کو اس کی طرف منسوب کرنا غلط ہے۔ لفظ یَسْتَھْزِئُ منسوب الی اللہ ہونے کی صورت میں متشابہات کے قبیل سے ہوجاتا ہے جس کے معنی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ دوسرے تراجم شانِ الوہیت کے منافی ہیں۔ جبکہ امام احمد رضا کا ترجمہ تقدیس الوہیت کا پاسدار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہنسی، مذاق اور دل لگی جیسے کام کرنے سے بلند وبالا ہے۔ یہ اوصاف مخلوق کے تو ہوسکتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے نسبتِ تفعیل پیدا نہیں کرسکتے۔

= فَیَسْخَرُوْنَ مِنْھُمْ ط سَخِرَ اللّٰہُ مِنْھُمْ۔

(سورہ توبہ، آیت 79، رکوع 16 پ 10)

.... پھر ان پر ٹھٹھے کرتے ہیں اللہ نے ان سے ٹھٹھا کیا ہے۔

(مولانا محمود الحسن)

.... سو ان سے یہ تمسخر کرتے ہیں، اللہ ان سے تمسخر کرتا ہے۔

(عبدالماجد دریادی)

.... اور ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں جن کے پاس (راہِ خدا میں دینے کے لیے) اس کے سوا کچھ نہیں ہے جو وہ اپنے اوپر مشقت برداشت کرکے دیتے ہیں۔ اللہ ان مذاق اڑانے والوں کا مذاق اڑاتا ہے۔

(مولانا مودوری)

☆ تو ان سے ہنستے ہیں، اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا۔

(امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو مسلمانوں نے اپنی اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق مال پیش کیا۔ جن مسلمانوں نے زیادہ مال پیش کیا منافقین ان کا مذاق اڑا کر کہتے کہ یہ ریاکار ہیں اور جن غریب مسلمانوں نے تھوڑا مال پیش کیا تو ان کا تمسخر اڑاتے کہ اتنا تھوڑا سامان تو کنجوسی ہے۔ اصل میں تو منافقین کا مقصد ہی مسلمانوں کا مذاق اڑانا اور ان پر ہنسنا تھا مگر اللہ تعالیٰ ٹھٹھا، تمسخر اور مذاق اڑانے جیسے قبیح اوصاف سے پاک ہے۔ یہاں تمسخر کا معنی جزائے تمسخر ہے یعنی اللہ تعالیٰ ان کو ٹھٹھا کرنے، تمسخر کرنے اور مذاق اڑانے کی سزا دے گا۔ امام احمد رضا کا ترجمہ شانِ اُلوہیت کے تقاضوں کے قریب ترین ہے۔

۲۔ مدد وبصرت کی نسبت:۔

= نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ۔ (سورہ آل عمران، آیت 52 رکوع 13، پارہ 3، اور سورہ الصف، آیت 14، رکوع 10، پارہ 28)

...ہم ہیں مدد کرنے والے اللہ کی۔ (مولانا محمود الحسن)

...ہم ہیں اللہ کے مددگار۔ (عبد الماجد دریابادی)

...ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ (مولانا مودودی)

☆ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے پوچھ رہے ہیں کہ کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کے سلسلے میں میری مدد کرے گا جس کے جواب میں آپ کے حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے دین کی مدد کرنے کے لیے آپ کے ساتھ ہیں۔ صرف امام احمد رضا شانِ الوہیت کی اس نزاکت کو نبھا سکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کی کسی قسم کی مدد کا محتاج نہیں ہے۔ باقی تراجم دیکھنے سے فوری طور پر ذہن میں آتا ہے کہ معاذ اللہ! اللہ تعالیٰ بھی انسانوں کی مدد لینے کا محتاج ہے حالانکہ وہ سب کی مدد کرنے والا اور سب کی حاجتیں پوری کرنے والا ہے وہ خود کسی کا محتاج نہیں ہے۔ امام احمد رضا کے ترجمہ سے یہ وہم پیدا ہی نہیں ہوتا۔

۴۔ مکر کی نسبت:۔

= وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ۔

(آل عمران، آیت 54، رکوع 13، پ 3)

...اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ کا مکر سب سے بہتر ہے۔ (مولانا محمود الحسن)

...اور وہ (یعنی یہود قتل عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں) ایک چال چلے اور خدا بھی (عیسیٰ علیہ السلام کو بچانے کے لیے) چال چلا اور خدا خوب چال چلنے والا ہے۔ (مولانا فتح محمد)

☆ اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر تدبیر والا ہے۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس مقام کی نزاکت کو نہ سمجھنے کے باعث عام مترجمین نے مکر، فریب، داؤ اور چال جیسے الفاظ کی نسبت ربِ قدوس کی بے عیب ذات کی طرف کر دی۔ اس سے ایک عام انسان جو مرادِ قرآن سے نا آشنا ہے وہ اس غلط فہمی کا شکار ہو جائے گا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ بھی عام انسانوں کی طرح مکر کر کے مکار اور چال چل کر چالباز ہو گیا۔ یاد رکھیے، مکر کا مطلب ہوتا ہے کسی کو شر پہنچانے میں حیلہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کا کسی کو شر پہنچانے میں حیلہ کرنا محال ہے اس لیے مفسرین نے اس کا معنی یہاں جزائے مکر کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ مکر کی جزا دیتا ہے۔ دوسرا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ مکر کا معنی تدبیر محکم و کامل ہے پھر بعد میں اسے کسی کو عذاب پہنچانے، ہلاک کرنے میں خفیہ تدبیر کرنے کے معنوں میں استعمال کیا جانے لگا اور یہ معنی اللہ تعالیٰ کے حق میں ممتنع نہیں ہے۔

امام احمد رضا کا ترجمہ اسی دوسرے مطلب کے مطابق ہے کہ ''اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی''۔ اس سے عام اُردو دان بھی قرآن کی مراد سمجھ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی شانِ تقدیس بھی محفوظ رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر عیب ثابت ہونے کا خدشہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

= وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ۔

(انفال، آیت 30، رکوع 18، پ 9)

....اور وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (مولانا محمود الحسن)

....ادھر تو وہ چال چل رہے تھے اور ادھر خدا چال چل رہا تھا اور خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔ (مولانا مودودی)

☆ اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ کی طرف داؤ اور چال کے لفظوں کی نسبت کرنا جو عام طور پر اُردو میں بُرے معنوں اور قبیح اوصاف کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ نا مناسب ہے۔ وہ بُرے وصف سے متصف ہونے سے پاک ہے۔ برے وصف میں اتنی صلاحیت ہی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات سے بنسبت وقوعی تو کیا نسبت امکانی ہی پیدا کر سکے۔ کسی چیز پر قابو پانے کے لیے مکر سے کام لینا اس سے عاجزی کی وجہ سے ہوتا ہے

اگر کھلم کھلا اس پر قابو پایا جاسکتا تو مکر کی ضرورت ہی نہ تھی اور اللہ تعالیٰ کا عاجز ہونا محال ہے لہٰذا اس کے لیے مکر بھی محال ہوا۔ امام احمد رضا کا ترجمہ اس احتمال کو رَد کردیتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ جب مکر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوگی تو اس سے مراد جزائے مکر ہوگی جو کہ خفیہ تدبیر ہے جس سے مکار لوگوں کی کوششوں کو رُسوا اور ناکام کیا جائے اور ان کی اُمیدوں پر پانی پھیر دیا جائے۔

= قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا۔ (سورہ یونس، آیت 21، رکوع 8، پارہ 11)

....کہ دے اللہ سب سے جلد بتا سکتا ہے حیلے۔ (مولانا محمود الحسن)

....کہ دو خدا بہت جلد حیلہ کرنے والا ہے۔ (مولانا فتح محمد)

....ان سے کہو اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے۔ (مولانا مودودی)

☆ فرمادو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہوجاتی ہ۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حیلے بنانا اور چالیں چلنا اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں۔ اسی وجہ سے مفسرین نے مکر لفظ کو مجاز پر محمول کیا ہے اور مکر سے جزائے مکر مراد لی ہے۔ کفار نے جب اللہ تعالیٰ نعمتوں کا مکر سے مقابلہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر کا اپنی خفیہ تدبیر سے شدید جواب دیا۔ اس کی خفیہ تدبیر کفار کی دنیا میں ذلّت اور رسوائی ہے جبکہ آخرت میں شدید عذاب۔ اللہ تعالیٰ تمام پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے اس لیے اس سے مکر کرنا ممکن نہیں بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ حیلہ بازی، مکاری اور چالبازی سے بھی پاک ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ مکر نہیں بلکہ اپنی خفیہ تدبیر کرتا ہے جس سے کفار کو عذاب دے گا اور قیامت کے دن رُسوا کرے گا۔

۴۔ علم اور جہل کی نسبت:۔

= وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ۔ (سورہ آل عمران، آیت 142، رکوع 5، پارہ 4)

....اور ابھی تک معلوم نہیں کیا کہ اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں اور معلوم نہیں کیا ثابت رہنے والوں کو۔ (مولانا محمود الحسن)

....ابھی اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جانا ہی نہیں جنھوں نے جہاد کیا اور نہ صبر کرنے والوں کو جانا۔ (عبدالماجد دریابادی)

....حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم نہیں کیا اور یہ بھی مقصود ہے کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرلے۔ (مولانا فتح محمد)

☆ اور ابھی اللہ نے تمھارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر کرنے والوں کی آزمائش کی۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس مقام پر امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ قرآن مرادِ قرآن کے قریب ترین بلکہ عین مطابق ہے کہ یہاں اللہ کے علم کی نفی کیسے ہوسکتی ہے۔ یوں کہنا کہ ابھی تک اللہ نے معلوم نہیں کیا، اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے کہ معلوم نہیں یعنی عدم علم سے جہل لازم آتا ہے اور اسے جاہل کہنے میں ایمان کا کیا حصہ۔ اس کی ذات جہل سے پاک اور منزہ ہے اور اس کا علم وسیع۔ وہ اپنے علم وسیع کی بنا پر چیزوں کو ان کے وقوع سے پہلے بھی جانتا ہے۔ بلکہ یہاں نفی علم کے بجائے نفی جہاد مراد ہے اور مقصود بھی یہی ہے کیونکہ اس سے پہلے آرہا ہے۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے ابھی تو اللہ نے تمھیں جہاد میں آزمایا بھی نہیں اور نہ صبر کرنے والوں کی آزمائش کی ہے۔ گویا یہاں نفی جہاد وصبر ہے نہ کہ نفی علم۔ ان معانی کی وضاحت کو امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ کیسے خوبی سے ظاہر کررہا ہے جبکہ دوسرے تراجم سے اللہ تعالیٰ کے علم کی نفی کا اظہار ہورہا ہے۔

= وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ (آل عمران، آیت 140، رکوع 5، پارہ 4)

....اور اس لیے کہ معلوم کرے اللہ جن کو ایمان ہے۔ (مولانا محمد دالحسن)

....تاکہ اللہ ایمان والوں کو جان لیویں۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

....تاکہ اللہ ایمان والوں کو جان لے۔ (عبدالماجد دریابادی)

☆ اور اس لیے کہ اللہ پہچان کرادے ایمان والوں کی۔ (امام احمد رضا)

یہاں علم کا تعلق اس کے وجودِ خارجی سے ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ پہلے ہی جانتا ہے اسے خارج میں ظاہر فرمائے۔ دوسرے یہاں علم کا مجازی معنی جدا کرنا اور تمیز کرنا ہے۔ اس طرح معنی یہ ہوا کہ ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کو ان کے غیروں سے ممتاز کردے۔ اللہ تعالیٰ غزوۂ احد کا ذکر فرما رہا ہے کہ مسلمانو! اگر تمھیں اُحد میں تکلیف پہنچی ہے تو کفار کو بدر میں اسی طرح تکلیف پہنچی ہے۔ یہ راحت اور تکلیف کے دن ہم لوگوں کے درمیان بدلتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد زیر بحث آیت کا ذکر ہے۔ جس سے واضح ہے کہ یہاں صدمہ اٹھائے ہوئے ایمان پر ثابت رہنے والوں اور ایمان سے پھر جانے والوں کی پہچان کرانا مقصود ہے۔ دوسرے تراجم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے نہیں جانتا تھا کہ کون ایمان والا رہے گا اور کون ایمان سے پھر جائے گا بلکہ غزوۂ اُحد کے بعد معلوم کیا اور جانا۔ مگر امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ پر غور کریں تو کوئی سطحی ذہن رکھنے والا بھی اس وہم وگمان میں مبتلا نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ آزمائش اور تجربہ کے بعد جانتا ہے، پہلے علم نہیں رکھتا۔

= وَلِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا۔

(آل عمران، آیت 166,1667، رکوع 8، پ 4)

....اور اس واسطے کہ معلوم کرے ایمان والوں کو اور تا کہ معلوم کرے ان کو جو منافق تھے۔ (مولانا محمود الحسن)

....تا کہ اللہ مومنین کو جان لے اور ان لوگوں کو بھی جنھوں نے منافقت کی۔ (عبدالماجد دریابادی)

....یہ مقصود تھا کہ خدا مومنوں کو اچھی طرح معلوم کرے اور منافقوں کو بھی معلوم کرلے۔ (مولانا فتح محمد)

☆ اور اس لیے کہ پہچان کرادے ایمان والوں کی اور اس لیے کہ پہچان کرادے ان کی جو منافق ہوئے۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہاں بھی امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن مناسب ترین ہے جو باطل وہم وگمان کو رَد کرتا ہے ورنہ دوسرے تراجم کو دیکھ کر یہ وہم ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم اس واقعہ کے بعد حاصل ہوا حالانکہ ایسا سوچنا ایمان کو ضائع کرنا ہے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظاہر کردے مومنوں کے ایمان اور منافقوں کے نفاق کو۔ گویا دونوں گروہوں کی پہچان کرادے۔

= وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ۔

(العنکبوت، آیت 11، رکوع 13، پارہ 200)

....البتہ معلوم کرے گا اللہ ان لوگوں کو جو یقین لائے ہیں اور البتہ معلوم کرلے گا جو لوگ دغاباز ہیں۔ (مولانا محمود الحسن)

....اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو معلوم کرکے رہے گا اور منافقوں کو بھی معلوم کرکے رہے گا۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

☆ اور ضرور اللہ ظاہر کردے گا ایمان والوں کو اور ضرور ظاہر کردے گا منافقوں کو۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ منافقین کا ذکر فرماتے ہوئے ان کا حال بیان کرتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے۔ مگر جب انہیں اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچتی ہے تو اسے خدا کا عذاب قرار دے کر اسلام کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے پاس کوئی مدد آئے تو پھر وہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو تمھارے ساتھ ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ خوب نہیں جانتا جو کچھ دنیا والوں کے دلوں میں ہے؟ اس کے بعد زیر بحث آیۂ کریمہ ارشد فرماتا ہے۔ اس پس منظر کے ساتھ دیکھیں تو آیت کا مطلب نہایت واضح طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان فرق وامتیاز مقصود ہے۔ دونوں کی پہچان کرانا ھی مُراد ہے۔ اس مقصد اور مراد کو امام احمد رضا کا ترجمہ بخوبی پورا کرتا ہے۔

دوسرے تراجم سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چیزوں کو ان کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا بلکہ اس کا علم چیزوں کے وقوع کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی چیز خارج نہیں ہے کیونکہ بعض چیزوں کو کسی وقت نہ جانتا

نقص ہے اور اللہ تعالیٰ ہر نقص سے پاک ہے۔

۵۔ لزوم و وجوب اور ذمہ کی نسبت:۔

= اِنَّمَا التَّو بَۃُ عَلَی اللہِ. (سورہ النسآء، آیت 17، رکوع 14، پارہ 4)

....توبہ قبول کرنا اللہ کو ضرور۔ (مولانا محمود الحسن)

....توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

....اللہ پر توبہ کی قبولیت کا حق ہے۔ (مولانا مودودی)

☆ وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا۔ (امام احمد رضا)

اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز لازم، ضرور اور حق و ذمہ نہیں رکھتی ہے۔ کیونکہ کسی چیز کو لازم، ضرور اور ذمہ کرنا وجوب کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں۔ یہاں توبہ سے مراد وہ توبہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی چیز کو ذمہ و ضرور ٹھہراتا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اس پر کچھ لازم و ضروری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ لزوم سے پاک ہے۔ یہ معنی ہی مقصد کے مطابق ہے کہ وہ اپنے فضل سے اپنے آپ پر بندوں کی توبہ قبول کرنا لازم کیے ہوئے ہے۔ اس طرح امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ تمام اوہام باطلہ کو رد کر دیتا ہے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی شانِ تقدیس کو اجاگر کرتا ہے۔

= وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللہِ رِزْقُھَا. (سورہ ہود، آیت 6، رکوع 1، پ12،)

....اور کوئی نہیں چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے اس کی روزی۔ (مولانا محمود الحسن)

....اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا نہیں کہ اس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

....اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق خدا کے ذمہ ہے۔ (مولانا فتح محمد)

....زمین پر چلنے والا کوئی جانور ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو۔ (مولانا مودودی)

☆ اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب، ذمہ اور لازمی نہیں ہے کیونکہ اس سے اس کی مجبوری اور اضطرار ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ کسی بھی قسم کے جبر و اضطرار سے پاک ہے یعنی کوئی اسے مجبور نہیں کر سکتا۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شانِ الوہیت کے تقاضوں کے پیشِ نظر صرف اور صرف اپنے فضل و کرم سے ہر جاندار کی روزی کو اپنے ذمہ لیا ہے نہ کہ بوجہ واجب ہونے کے۔ امام احمد رضا کے ترجمہ نے اس مشکل کو لفظِ کرم سے حل کر دیا کہ اللہ تعالیٰ مجبور نہیں بلکہ فضل و احسان فرمانے والا ہے۔ جبکہ دوسرے تراجم سے اللہ تعالیٰ کی اس شان کا اظہار نہیں ہوتا ہے بلکہ ان سے یہ تاثر ملتا ہے کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ پر اضطراراً واجب ہو۔ (معاذ اللہ)

۶۔ خدعہ کی نسبت:۔

= اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ. (سورہ النسآء، آیت 142، رکوع 21، پ5)

....البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا۔ (مولانا محمد الحسن)

....منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) خدا کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔ (مولانا فتح محمد)

....منافق اللہ تعالیٰ کے ساتھ دھوکے بازی کر رہے ہیں حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکا میں ڈال رکھا ہے۔ (مولانا فتح محمد)

☆ بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کر کے مارے گا۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جاری ہے............

فتاویٰ رضویہ جلد ۲۵ کا ایک سرسری مطالعہ: چند اصلاح طلب پہلو

تحریر: خورشید احمد سعیدی*

اس سے پہلے فتاویٰ رضویہ کی چار جلدوں یعنی ۳۰ تا ۲۶ میں سامنے آنے والی بعض اَخطاء اور اَغلاط کو قارئین ماہنامہ معارفِ رضا کے مختلف ...وں میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس زیرِ نظر تحریر کے ذریعے فتاویٰ رضویہ کی جلد نمبر ۲۵ (طبع رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ستمبر ۲۰۰۳ء) میں واردِ قرآنی ...ت، عربی عبارات، ترجمہ، حواشی وغیرہ میں اِصلاح طلب **صرف چند** اغلاط اور اخطاء کی نشاندہی کی جاسکی ہے۔ امید ہے اس سے ...ویات کے میدان میں کام کرنے والے محققین، فتاویٰ سے استفادہ کرنے والے مفتی صاحبان اور اس کی آئندہ اشاعت کا اہتمام کرنے والے ...ظام اور ناشرین کرام اپنی اپنی ضرورت کے مطابق مستفید ہوں گے۔

...رآنی عبارات میں اخطاء:

اس جلد میں مذکور صرف دو قرآنی عبارات میں فروگذاشتیں نظر آئی ہیں۔ درج ذیل میں پہلے انہیں ملاحظہ کیجئے۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۳	۱۱	ما سلکم فی سقر	ما سلککم فی سقر
۸۴	۱۰	فوق رؤسھم	فوق رءوسھم

...رآنی آیات کے حوالوں میں اَخطاء:

جیسا کہ اس سے سابقہ معروضات میں فتاویٰ رضویہ کی جلد نمبر ۳۰ تا ۲۶ کے بارے میں عرض کیا گیا تھا کہ اُن میں بعض اغلاط کا تعلق سورتوں ...نمبر سے ہے اور بعض غلطیاں آیات کے نمبروں سے متعلق ہیں یہی حال جلد ۲۵ میں وارد آیاتِ قرآنی کا بھی ہے۔ لیکن یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ...جلد میں اس نوعیت کی فروگذاشتیں بہت کم ہیں اور درج ذیل صرف تین مقامات پر اصلاح کی ضرورت ہے۔

صفحہ نمبر	سورۃ	حاشیہ نمبر	حاشیے میں غلط حوالہ	درست حوالہ
۱۰۵	النور	۲	القرآن الکریم ۵/۲	القرآن الکریم ۲۴/۲
۴۰۸	النساء	۱	القرآن الکریم ۴/۱۱	القرآن الکریم ۴/۱۲
۵۴۳	ھود	۲	القرآن الکریم ۵/۵۴	القرآن الکریم ۱۱/۸۸

...بارات احادیث میں اَخطاء:

اس جلد ۲۵ میں کئی احادیث صحیح بخاری سے نقل کی گئی ہیں لیکن ان منقولہ احادیث میں سے بعض کی عربی عبارات میں کمی بیشی دیکھنے میں آئی ہے۔ مثلاً صفحہ ۹۶ تا ۹۷ پر سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ہے۔ اس کا حوالہ یہ دیا گیا ہے: ''صحیح البخاری، کتاب الاذان،

* ...لام آباد khursheedsaeedi@hotmail.com

باب ما جاء فی الثوم والبصل، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۸''۔اس حوالے کے مطابق جو اختلاف متن سامنے آیا ہے اسے درج ذیل میں خط کشیدہ کلمات کی مدد سے ملاحظہ فرمائیے:

فتاوی رضویہ جلد ۲۵، ص ۹۶۔۹۷ کی عبارت	صحیح بخاری جلد ۱، ص ۱۱۸، سطر ۱۲ تا ۱۵ کی عبارت
ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم قال من اکل ثوما أو بصلا فلیعتزلنا أو قال فلیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیته وان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اُتی بقدر فیه خضرات من بقول فوجد لها ریحا فقال قربوها الی بعض اصحابه وقال کل فانی اناجی من لاتناجی.	ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اکل ثوما أو بصلا فلیعتزلنا أوفلیعتزل مسجدنا و لیقعد فی بیته وان النبی صلی الله علیه وسلم اُتی بقدرٍ فیهِ خَضِراتٌ مِن بُقول فوَجَدَ لَها ریحًا فسأل فأُخبِرَ بما فیها مِنَ البُقول فقَال قَرِّبُوها الی بعضِ اصحابه کان معه فلمّا راٰهُ کَرِهَ اکلَها فقال کُلْ فانّی اُناجِی مَنْ لاتُناجی.

اس حدیث کے لیے (صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب نهی من اکل ثوما وبصلا الخ، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۰۹) کا حوالہ بھی دیا گیا ہے مگر اس کے کلمات بھی صرف وہ نہیں جو یہاں فتاوی میں منقول ہیں۔لہذا فتاوی میں نقل شدہ عبارتِ حدیث نہ تو صحیح بخاری اور نہ ہی صحیح مسلم کے ساتھ سو فیصد متفق ہے۔

۲۔ اسی جلد کے صفحہ ۱۰۵ پر آخری سطر میں چھ عربی کلمات [فی کل کبد حراء رطبة اجر] ہیں۔حاشیے میں حوالے کے ذریعے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ صحیح بخاری اور مسند احمد بن حنبل کی حدیث ہے۔اس کے دو پہلوؤں یعنی متن اور ترجمہ میں اصلاح کی ضرورت ہے۔میری تلاش کے مطابق یہ حدیث صحیح بخاری کی تین کتب (کتاب المساقاۃ، باب: فضل سقی الماء؛ کتاب المظالم والغصب، باب: الآبار علی الطریق اذا لم یتاذ بہا؛ اور کتاب الادب، باب: رحمۃ الناس والبھائم) میں پائی جاتی ہے لیکن تینوں جگہ اس کے کلمات میں لفظ 'حَــــرَّاء' نہیں ہے۔ہاں یہ کلمۃ مسند امام احمد والی روایت میں ہے اور ایک روایت میں یہ 'حَرّی' بھی آیا ہے مگر وہاں کلمۃ 'رطبة' نہیں۔

صاحب لسان العرب 'حَـرّٰی' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ فَعلی کے وزن پر 'الـحَـرِّ' سے بنا ہے اور یہ 'حَـرَّان' کی تانیث ہے۔یہ دونوں مبالغہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔معنی یہ کہ وہ [مؤنث] گرمی کی شدت کے سبب پیاسی ہوئی اور پیاس کی وجہ سے سوکھ گئی۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ صاحب لسان العرب نے مکمل حوالہ دیئے بغیر کہا ہے کہ ایک حدیث کے الفاظ 'فی کل کبد حری رطبة اجر' ہیں لیکن ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس روایت میں ضعف ہے۔

اس وضاحت سے اب یہ واضح ہوگیا کہ ان کلمات کے کیے گئے ترجمہ ''ہر تر جگر والی شئ میں ثواب ہے'' میں اصلاح کی ضرورت کتنی ہے؟ یعنی اگر ترجمہ یہی درست ہے تو اس کے عربی متن کو بدلنا ہوگا لیکن گر عربی کو درست تسلیم کرنا ہے تو ترجمہ کو درست کرنا پڑے گا مگر یہ پہلو میری رائے میں شاید صحیح نہیں ہوگا۔

۳۔ صفحہ ۲۶۴ پر ایک حدیث مذکور ہے اور حاشیہ نمبر ۳ کے ذریعے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔یہاں موجود متن حدیث کو

[ی] کے محولہ مقام والے متن سے موازنہ کریں تو تین درج ذیل اختلافات سامنے آتے ہیں۔ مزید یہ کہ اگر بخاری ہی کے متن کو درست تسلیم کرلیا جائے تو پھر فتاوی میں اس حدیث کے ترجمے پر بھی نظر ثانی کرنی پڑے گی۔

فتاوی رضویہ جلد ۲۵، ص ۲۶۴، سطر ۱۴ تا ۱۵ کی عبارت	صحیح بخاری جلد ۱، ص ۳۷۷، سطر ۱۴ سے عبارت
...فهو باطل ان كان مائة شرطا فقضاء الله...	فهو باطل وان كان مائة شرطٍ قضاء الله

صفحہ ۲۶۴ پر ایک حدیث مذکور ہے اور حاشیہ نمبر ۱ کے ذریعے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ صحیح بخاری، ابواب المظالم والقصاص، باب لا یظلم المسلم الخ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۳۳۰ پر ہے۔ یہاں موجود متن حدیث کو بخاری کے محولہ مقام والے متن سے موازنہ کریں تو درج ذیل اختلاف سامنے آتا ہے۔

فتاوی رضویہ جلد ۲۵، ص ۲۶۴، سطر ۲۲ تا ۲۳ کی عبارت	صحیح بخاری جلد ۱، ص ۳۳۰، سطر ۲۴ تا ۲۵ سے عبارت
من فرّج عن مسلم كربة فرج الله عنه كربات يوم القيٰمة	من فرّج عن مسلم كربة فرّج الله عنه كربة من كُربات يوم القيٰمة

صفحہ ۹۷ پر ایک حدیث صحیح مسلم کی مذکور ہے اور حاشیہ نمبر ۲ کے ذریعے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ اس کی کتاب الاشربۃ، باب اکل الثوم الخ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲/۱۸۳ پر ہے۔ فتاوی میں موجود متن حدیث کو صحیح مسلم کے محولہ مقام والے متن سے موازنہ کریں تو درج ذیل اختلافات سامنے آتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جلد ۲۵، ص ۹۷، سطر ۵ تا ۱۰ کی عبارت	صحیح مسلم جلد ۲، ص ۱۸۳، سطر ۴ سے عبارت
كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اتى بطعام أكل منه وبعث بفضله الىّ وانه بعث الىّ يوما بفضلة لم يأكل منها لان فيها ثوما فسألته حرام هو	كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى بطعام أكل منه وبعث بفُضلة الىّ وانه بعث الىّ يوما بفضلة لم يأكل منها لان فيها ثُوما فسألته أحرام هو

متنوع فروگذاشتیں:

صفحہ ۸۳ پر صحیح بخاری کی ایک حدیث پر حاشیے کی طرف اشارہ کرنے والا نمبر ۱ ہے۔ حاشیے میں اس کا حوالہ بھی درست ہے لیکن حاشیے میں ۲ لکھ کر صحیح مسلم کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ اس صفحے پر یہ کس عبارت کے لیے ہے؟ اس کا پتہ نہیں کیونکہ اس صفحے کی کسی عبارت پر ۲ نہیں ڈالا گیا۔

صفحہ ۹۳ کے چار مقامات پر حاشیے ڈالے گئے ہیں۔ پہلے حاشیے کی طرف اشارہ کرنے والا نمبر ۱ پہلی سطر کے لفظ 'الیھا' پر ہے۔ دوسرے حاشیے کی طرف اشارہ کرنے والا نمبر پانچویں سطر کے لفظ 'ورایات' پر ہے لیکن یہ نمبر ۲ نہیں بلکہ ۱ ہے۔ تیسرے حاشیے کی طرف اشارہ کرنے والا نمبر نویں سطر کے لفظ 'معانیہ' پر ہے اسے ۳ ہونا چاہیے تھا مگر یہ ۲ ہے۔ اور چوتھے حاشیے کی طرف اشارہ کرنے کے لیے سترہویں سطر کے لفظ 'الشامی' پر نشان ہے مگر یہ صرف '' ہے یہاں کوئی نمبر نہیں۔

هذا ما اطلعت بنظرة سريعة، والله اعلم بالصواب

تقابلی اشاریہ سائلین فتاوی رضویہ

مرتب: خورشید احمد سعیدی

(جلد۲، مطبوعہ دارالعلوم امجدیہ، کراچی صفر ۱۴۲۰ھ/مئی ۱۹۹۹ء بار دوم پر مبنی)

مرسلہ	از	تاریخ	فتاوی قدیم	فتاوی جدید
ابوالرشید عبدالعزیز خطیب	مزنگ لاہور	۱۲/ ذی قعدہ ۱۳۳۷ھ	۳۵۴/۲	۳۲۳/۵
احمد یار خاں	موضع ٹھریا نجابت خاں ضلع و تحصیل بریلی	......	۱۲۹/۲	۵۵۸/۴
الطاف اشرف	موضع بیتھو ڈاکخانہ و ضلع گیا	۳/محرم ۱۳۳۷ھ	۲۱/۲	۳۲۸/۴
امتیاز حسین	کوٹ ضلع بجنور محلہ کوٹرہ	۱۷/شعبان ۱۳۳۰ھ	۱۳۰/۲	۵۵۸/۴
امیر احمد	باسنی متصل ناگور مارواڑ	۹/شوال ۱۳۳۸ھ	۲۶/۲	۳۳۴/۴
امیر علی رضوی	سرنیا ضلع بریلی	۱۶/شوال ۱۳۲۲ھ	۱۳۲/۲	۵۶۳/۴
امیر علی رضوی	موضع سرنیاں ضلع بریلی	۱۱/ جمادی الاولی ۱۳۳۱ھ	۲۳۰/۲	۱۵۷/۵
اولاد علی	سہاور ضلع ایٹہ	۵/صفر ۱۳۳۴ھ	۳۶۰/۲	۳۳۱/۵
آدم جی سیٹھ	دردولت اعلیٰ حضرت	یکم شعبان ۱۳۳۴ھ	۱۵۲/۲	۵۹۸/۴
پیر محمد امیر الدین	مقام آہور ملک مارواڑ	۱۳/محرم ۱۳۳۴ھ	۳۵۹/۲	۳۳۰/۵
حاجی اسماعیل میاں صدیقی	موضع بھوٹا بھوٹی بسولانڈ ملک افریقہ	۲۳/صفر ۱۳۳۶ھ	۱۳۳/۲	۵۶۳/۴
حاجی اسماعیل میاں	جنوبی افریقہ مقام بھوٹا بھوٹی باسوٹولینڈ	......	۱۴۰/۲	۵۷۲/۴
حاجی اسماعیل میاں	جنوبی افریقہ مقام بھوٹا بھوٹی برٹش باسوٹولینڈ	......	۴۰/۲	۳۶۵/۴
حاجی اسماعیل میاں	جنوبی افریقہ مقام بھوٹا بھوٹی برٹش باسوٹولینڈ	......	۱۹/۲	۳۴۴/۴
حاجی اسماعیل میاں	مقام بھوٹا بھوٹی باسوٹولانڈ ملک افریقہ	۲۳/صفر ۱۳۳۴ھ	۱۵۳/۲	۵۹۹/۴
حاجی اللہ یار خان	......	۱۱/رجب ۱۳۰۷ھ	۲۰۳/۲	۱۲۱/۵
حاجی اللہ یار خاں	......	۲۲/رمضان ۱۳۰۷ھ	۱۴۱/۲	۵۷۶/۴

غنی رضا خان	موضع بشارت گنج ضلع بریلی	۲۷/صفر ۱۳۳۹ھ	۴۲۱/۲	۴۲۲/۵
فظ بشیر احمد	نگینہ ضلع بجنور محلہ شیخ کی سرائے	شوال ۱۳۳۹ھ	۱۳۹/۲	۵۷۲/۴
فظ سجاد شاہ	موضع سراں ڈاکخانہ شندور ضلع جہلم	۱۷/شعبان ۱۳۳۷ھ	۳۵۲/۲	۳۲۲/۵
فظ عبدالکریم مدرس	اترولی ضلع علی گڑھ مدرسہ اسلامیہ	۸/ جمادی الآخرہ ۱۳۲۲ھ	۲۲۶/۲	۱۵۳/۵
فظ علی بخش	قصبہ آنولہ ضلع بریلی محلہ گنج مسجد خلیفاں	۲۵/شوال ۱۳۳۳ھ	۳۵۷/۲	۳۲۸/۵
فظ محمد ابراہیم خاں	نینی تال متصل سولھا تال	۱۴/ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ	۱۲۶/۲	۵۵۳/۴
فظ محمد اکبر	ضلع ناگپور ڈاکخانہ محلہ نیا بازار	۲۴/ رجب ۱۳۳۴ھ	۱۵۲/۲	۵۹۸/۴
فظ محمد ایاز	نجیب آباد ضلع بجنور	۲۰/صفر ۱۳۳۲ھ	۴۴/۲	۳۷۳/۴
فظ محمد ایاز	نجیب آباد	۲۶/ جمادی الآخرہ ۱۳۲۹ھ	۴۳/۲	۳۷۱/۴
فظ محمد صدیق امام مسجد	پیلی بھیت محلہ غفار خاں	۱۰/ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ	۴۱۰/۲	۴۰۶/۵
فظ نجم الدین	گندہ نالہ شہر بانس بریلی	......	۱۹۷/۲	۱۱۵/۵
مد حسن قادری	جے پور بیرون اجمیری دروازہ	۱۷/ رمضان ۱۳۳۹ھ	۳۵۶/۲	۳۲۵/۵
سین ولد قاسم مہتمم	کاٹھیاواڑ	۱۷/ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ	۱۵۹/۲	۶۰۷/۴
کیم جلال الدین	ضلع گوگانوہ مقام ریواڑی	۱۴/صفر ۱۳۳۲ھ	۱۲۹/۲	۵۵۸/۴
الق داد خان	شہر بریلی بہاری پور مدرسہ نارمل اسکول	۱۶/ ذی قعدہ ۱۳۳۷ھ	۱۳۷/۲	۵۶۹/۴
یاط وہابی	شہر کہنہ	۲۹/ ربیع الآخر	۲۲۱/۲	۱۴۸/۵
اور علی خاں سہاوری	کٹک بخشی بازار متصل مسجد	۸/ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ	۱۳۴/۲	۵۶۵/۴
حمت اللہ	بلند شہر قریب جامع مسجد	۵/ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ	۱۵۸/۲	۶۰۶/۴
راج الدین	مقام بسوہ اسٹیشن تعلق ملکاپور ضلع بلڈانہ	۱۳/ رمضان ۱۳۳۵ھ	۱۵۹/۲	۶۰۷/۴
راج الدین	بلڈانہ برار بسوہ اسٹیشن متعلق ملکہ پور	۱۳/ رمضان ۱۳۳۹ھ	۱۳۹/۲	۵۷۰/۴
راج علی خاں قادری	سنیٹوریم ضلع نینی تال	۱۶/شوال ۱۳۳۹ھ	۴۲۴/۲	۴۲۶/۵
دار امیر خاں ملازم	گلگت	۲۱/ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ	۱۴۳/۲	۵۷۹/۴

سردار امیر خاں	گلگت	۲۱/ذی الحجہ۱۳۱۲ھ	۸۶/۲	۴۷۱/۴
سیٹھ عبدالستار بن اسماعیل	رنگون	۸/شعبان ۱۳۳۷ھ	۱۵۶/۲	۶۰۳/۴
سیٹھ عبدالستار قادری	کاٹھیاواڑ گونڈل	۹/جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ	۱۵۴/۲	۶۰۱/۴
سید ابراہیم مارہروی	بلگرام ضلع ہردوئی محلہ میدان پورہ	۲۰/صفر۱۳۱۱ھ	۳۸۱/۲	۳۶۳/۵
سید احمد پیش امام	قصبہ واساواڑ ضلع کاٹھیاواڑ	۲۴/ربیع الاول ۱۳۳۶ھ	۱۵۳/۲	۶۰۰/۴
سید پرورش علی	سہسوان ضلع بدایوں	۹/ذی القعدہ۱۳۳۹ھ	۱۵۸/۲	۶۰۶/۴
سید حسن	کیمپ میرٹھ کوٹھی خان بہادر	۱۲/رمضان ۱۳۲۶ھ	۳۹۵/۲	۳۸۶/۵
سید سراج احمد	جرودہ ضلع میرٹھ	۱۲/شعبان ۱۳۳۷ھ	۴۱۹/۲	۴۱۹/۵
سید سراج احمد	جرودہ ضلع میرٹھ	۱۲/شعبان ۱۳۳۷ھ	۳۵۱/۲	۳۲۰/۵
سید شاہ مہدی حسن میاں	مارہرہ	۳/شعبان ۱۳۲۸ھ	۱۴۵/۲	۵۸۵/۴
سید عبدالاغفر	پچم گاؤں ضلع پترہ ملک بنگال	۱۰/ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۴۱/۲	۳۶۶/۴
سید عرفان علی	انجمن خادم الساجدین ربڑی ٹولہ بریلی	۲/صفر ۱۳۳۹ھ	۲۰۰/۲	۱۱۸/۵
سید غلام محمد	پوربندر کاٹھیاواڑ میٹھی مسجد	۱۱/شوال ۱۳۳۷ھ	۲۷/۲	۳۳۶/۴
سید فخر الحسن	خیرآباد ضلع سیتاپور محلہ میاں سرائے	......	۳۷۲/۲	۳۴۷/۵
سید کرامت علی محرر منشی	ندی پاربتی علاقہ ریاست گوالیار	۴/رمضان ۱۳۲۵ھ	۳۷۰/۲	۳۳۵/۵
سید کفایت علی	مانیانوالہ ڈاکخانہ قاسم پور ضلع بجنور	۵/ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۱۸/۲	۳۲۳/۴
سید گوہر علی حسین	بریلی شہر کہنہ	۴/ذی قعدہ ۱۳۳۷ھ	۱۳۶/۲	۵۶۸/۴
سید محمد ابراہیم	مارہرہ باغ پختہ	۱۳/رجب ۱۳۰۶ھ	۴۷/۲	۳۷۷/۴
سید محمد رضا	ضلع بلیا	......	۱۳۶/۲	۵۶۷/۴
سید محمد معین	پیلی بھیت محلہ بھورے خاں	۱۵/محرم ۱۳۳۷ھ	۱۳۷/۲	۵۶۹/۴
سید محمد مفیض الرحمٰن	ڈاکخانہ راموچکما کول ضلع چٹاگانگ	۹/جمادی الآخری ۱۳۳۶ھ	۲۱/۲	۳۲۸/۴
سید محمد مفیض الرحمٰن	ڈاکخانہ راموچکما کول ضلع چٹاگانگ	۹/جمادی الآخرہ ۱۳۳۶ھ	۱۳۵/۲	۵۶۶/۴

میاں	لکھنؤ چوبداری محلہ متصل کوٹھی قدیم	۵/محرم ۱۳۳۳ھ	۲/۱۳۱	۴/۵۶۰
نوازش علی	رائے پور ڈاکخانہ مہنڈون راج سوائی جے پور	۱۸/شعبان ۱۳۰۵ھ	۲/۵۰	۴/۳۸۳
احمد	دارالعلوم منظر اسلام	......	۲/۱۵۵	۴/۶۰۱
احمد خان	بریلی محلہ ملوک پور	۲۶/محرم ۱۳۳۹ھ	۲/۲۰۰	۵/۱۱۷
احمد خان	شہر محلہ ملوک پور	۲۶/محرم ۱۳۳۹ھ	۲/۴۲۰	۵/۴۲۱
الدین احمد خان	شہر گیا محلہ نذر گنج	۸/شوال ۱۳۳۹ھ	۲/۲۸	۴/۳۳۷
الدین احمد	فرخ آباد	۱۸/شوال ۱۳۳۴ھ	۲/۳۷	۴/۳۵۶
الدین	شہر گیا محلہ نذر گنج	شوال ۱۳۳۹ھ	۲/۱۳۹	۴/۵۷۱
شیر خاں	درگاہ جیلانی موضع بڑودہ ضلع بلند شہر	۲۳/رمضان ۱۳۳۴ھ	۲/۳۷۰	۵/۳۴۴
الدین	فتح گڑھ محلہ سنگت ضلع فرخ آباد	۱۶/محرم ۱۳۳۹ھ	۲/۱۹۸	۵/۱۱۵
انوار الحسن	مین پوری مکان مولوی محمد محسن وکیل	۱۱/ذی قعدہ ۱۳۱۱ھ	۲/۳۷۲	۵/۳۴۶
عبدالجلیل پنجابی	نواب گنج بارہ بنکی	ذی القعدہ ۱۳۰۳ھ	۲/۸۷	۴/۴۷۳
ور علی	موضع خورد مئو ڈاکخانہ بدوسرائے ضلع بارہ بنکی	۶/ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۲/۱۴۰	۴/۵۷۲
س میاں	شہر بھروچ لال بازار چٹار واڑ	۱۹/جمادی الاولیٰ ۱۳۳۰ھ	۲/۳۹۷	۵/۳۹۰
الجبار	گوری ڈاکخانہ رائے پور ضلع مظفر پور	۳۰/رجب ۱۳۳۶ھ	۲/۱۹۶	۵/۱۱۳
الحکیم	پونول مونول ڈاکخانہ ہیرول ضلع دربھنگہ بلگرام	۲۱/جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ	۲/۲۱	۴/۳۲۷
الٰہی مدرس	اوریا ضلع اٹاوہ مدرسہ اسلامیہ	۹/شعبان ۱۳۳۷ھ	۲/۴۱۷	۵/۴۱۵
الرشید خان	سرونج	۱۹/محرم ۱۳۳۱ھ	۲/۱۸	۴/۳۲۳
الرؤف خان	ریاست رام پور بزریہ	۲۷/محرم ۱۳۱۶ھ	۲/۱۷۶	۵/۵۷
الغنی امام مسجد	اکلتر ضلع بلاسپور سی پی	۲۴/رمضان ۱۳۳۹ھ	۲/۴۲۳	۵/۴۲۴
الغنی	ضلع فرید پور موضع قتل نگر	۲۲/ذی قعدہ ۱۳۳۸ھ	۲/۳۱	۴/۳۴۳
الرحیم احمد آبادی	درنگر دایہ مہ دانہ، گجرات گاڑ کیے	۲۲/رمضان ۱۳۳۹ھ	۲/۴۲۳	۵/۴۲۴

عبداللہ دوکاندار	مقام درو ضلع نینی تال	۱۶/ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ	۲/۳۵۸	۵/۳۲۹
عزیز الدین خاں دوکاندار	بریلی بازار	۲۷/ شوال ۱۳۳۹ھ	۲/۴۲۴	۵/۴۲۶
عطاء اللہ ٹھیکیدار	مقام کبیر کلاں ڈاکخانہ خاص... ضلع بلند شہر	۲۹/ صفر ۱۳۳۲ھ	۲/۴۰۳	۵/۳۹۷
علی جان خان	سسونہ ڈاکخانہ شیش گڑھ ضلع بریلی	۱۶/ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۲/۱۳۸	۴/۵۶۹
غلام ربانی زمیندار	موضع منڈنپور تھانہ میرگنج ضلع بریلی	یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ھ	۲/۳۷۱	۵/۳۴۶
فتح محمد	بشارت گنج	۱۲/ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ	۲/۱۹۶	۵/۱۱۳
فتح محمد	چتورگڑھ میواڑ	۲۶/ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ	۲/۴۱۹	۵/۴۱۹
قادر بخش	چوہرکوٹ بارکھان ملک بلوچستان	۱۴/ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ	۲/۱۵۵	۴/۶۰۱
قاضی تاج محمود	رامہ تحصیل گوجرخان ڈاکخانہ جاتلی ضلع راولپنڈی	۱۸/ شوال ۱۳۳۸ھ	۲/۳۱	۴/۳۴۲
قاضی عبدالغفار	بنگلور بازار	۱۱/ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ	۲/۱۳۴	۴/۵۶۵
قاضی قمر الدین	بیکانیر مارواڑ محلہ مہاوتاں	۹/ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۲/۱۵۷	۴/۶۰۴
قاضی قمر الدین	بیکانیر مارواڑ مہاوتاں	۹/ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۲/۴۱۸	۵/۴۱۷
قاضی محمد عمران	بریلی شہر کہنہ محلہ قاضی ٹولہ	۱۴/ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ	۲/۴۰۹	۵/۴۰۴
قاضی ممتاز حسین	پیلی بھیت	۲۰/ رمضان ۱۳۱۷ھ	۲/۱۲۷	۴/۵۵۵
کریم بخش ٹھیکیدار	نجیب آباد ضلع بجنور محلہ مجید گنج	۱۷/ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۱ھ	۲/۴۰۳	۵/۳۹۶
کفایت دری ساز	شہر محلہ صالح نگر	۱۱/ صفر ۱۳۳۹ھ	۲/۴۲۱	۵/۴۲۱
کلیم الدین	موضع چھپڑا ڈاکخانہ باسی ضلع پورنیہ	۲۵/ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ	۲/۱۵۴	۴/۶۰۰
گل احمد افغان	رامپور	۱۹/ شوال ۱۳۳۸ھ	۲/۱۳۸	۴/۵۷۰
محمد احمد خاں	جالندھر محلہ رستہ متصل مکان ڈپٹی احمد جان	۲/ شوال ۱۳۱۴ھ	۲/۳۴	۴/۳۵۱
محمد ادریس خان	شہر کہنہ محلہ سہسوانی ٹولہ	۲۸/ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ	۲/۲۸	۴/۳۳۹
محمد الدین مجددی	ملک گجرات بھڑوچ محلہ گھونسواڑہ آملہ مسجد	۱۰/ جمادی الآخر ۱۳۲۹ھ	۲/۳۹۵	۵/۳۸۷
محمد بشیر الدین	بنارس محلہ اودھو پورہ	۱۶/ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۲/۱۵۷	۴/۶۰۵
محمد خاں نمبردار	بروودہ ڈاکخانہ پنڈراول ضلع بلند شہر	۱۶/ شعبان ۱۳۳۴ھ	۲/۳۶۹	۵/۳۴۴

ضا خاں	انجمن خادم الساجدین	۱۹/محرم ۱۳۳۶ھ	۱۹۹/۲	۱۱۶/۵
شاہ خاں	موضع منصور پور متصل ڈاکخانہ قصبہ شیش گڑھ ضلع بریلی	۳۰/محرم ۱۳۳۰ھ	۱۵۱/۲	۵۹۷/۴
صادق علی خاں	ادھ نگلہ ڈاکخانہ اچھنیرہ ضلع آگرہ	رمضان ۱۳۳۰ھ	۱۶۰/۲	۶۰۸/۴
صدیق بیگ	قصبہ میراں پور کٹرہ ضلع شاہجہان پور	۲۹/ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۴۰/۲	۳۶۴/۴
ظہور	شہر کہنہ	۱۱/شوال ۱۳۳۷ھ	۱۵۶/۲	۶۰۴/۴
عبدالرشید	خصار مدرسہ انجمن محاسن اسلام	۱۴/محرم ۱۳۳۶ھ	۴۱۹/۲	۴۱۹/۵
عبدالسلام	بلند شہر بالائے کوٹ محلہ قاضی واڑہ	۳۰/رمضان ۱۳۳۷ھ	۲۵/۲	۳۳۳/۴
عبدالمجید خاں یوسف زئی	علی گڑھ کالج کمرہ نمبر ۶	۲۹/صفر ۱۳۳۲ھ	۱۹۴/۲	۱۱۱/۵
نور	ریاست رام پور محلہ مردان خان گلی موچیاں	۱۰/رمضان ۱۳۳۹ھ	۴۲۲/۲	۴۲۳/۵
یوسف	فتح پور ڈاکخانہ سیور ضلع بھاگلپور	۱۶/ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ	۳۵۹/۲	۳۲۹/۵
یٰسین خاں	موضع باکڑی ضلع گورگانوہ	۱۰/رمضان ۱۳۳۱ھ	۳۵۵/۲	۳۲۵
محمد جان	بریلی محلہ گندانالہ	۱۱/شوال ۱۳۳۷ھ	۱۳۶/۲	۵۶۸/۴
محمد فضل الرحمٰن سادہ کار	بمبئی بھنڈی بازار	۵/ربیع الاول ۱۳۳۲ھ	۴۱۶/۲	۴۱۳/۵
محمود علی خاں رضوی	شہر کہنہ بریلی محلہ گھیر جعفر خاں پنجابی ٹولہ	۸/شوال ۱۳۳۷ھ	۳۰/۲	۳۴۲/۴
مرزا باقی بیگ رامپوری	......	۲۰/ذی قعدہ ۱۳۰۸ھ	۵۳/۲	۳۹۰/۴
مرزا باقی بیگ رامپوری	......	۲۰/ذی قعدہ ۱۳۰۸ھ	۵۴/۲	۳۹۲/۴
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلا نمبر ۶	۵/رجب ۱۳۱۱ھ	۳۸۳/۲	۳۶۶/۵
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلا نمبر ۶	۲۳/شعبان ۱۳۱۱ھ	۸۳/۲	۴۶۴/۴
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلا نمبر ۶	۸/رمضان ۱۳۱۰ھ	۵۶/۲	۳۹۶/۴
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلا نمبر ۶	۹/ذی قعدہ ۱۳۱۱ھ	۵۸/۲	۳۹۸/۴
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ فوجداری بالاخانہ نمبر ۳۶	۱۸/جمادی الآخرہ ۱۳۰۸ھ	۲۱۰/۲	۱۳۲/۵
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ فوجداری بالاخانہ نمبر ۳۶	۳۰/ربیع الاول ۱۳۰۸ھ	۴۸/۲	۳۸۱/۴
مسعود علی	شہر بریلی محلہ خواجہ قطب	۲/رمضان ۱۳۳۷ھ	۳۰/۲	۳۴۱/۴

سیت خان	شہر بازار شہامت گنج	۹/صفر ۱۳۳۹ھ	۴۲۱/۲	۴۲۱/۵
مشتاق احمد	شہر بریلی محلہ بہاری پور	۲۸/ربیع الاول ۱۳۳۲ھ	۴۱۲/۲	۴۰۹/۵
ملا یعقوب علی خاں	اوجین مکان میر خادم علی اسسٹنٹ	۱۵/ جمادی الاولی ۱۳۱۰ھ	۳۲/۲	۳۴۵/۴
ملا یعقوب علی خاں	اوجین مکان میر خادم علی اسسٹنٹ	۱۵/ جمادی الاولی ۱۳۱۰ھ	۱۶۳/۲	۴۳/۵
منشی احمد حسین	نقشبندی محلہ بریلی	۱۰/رجب ۱۳۱۶ھ	۳۸۹/۲	۳۷۷/۵
منشی حفیظ الدین مدرس	مدرسہ اسلامیہ خیر المعاد ضلع رہتک	۲۶/محرم ۱۳۳۲ھ	۴۶/۲	۳۷۴/۴
منشی رضا علی	شہر بریلی محلہ خواجہ قطب	۲/رمضان ۱۳۳۷ھ	۳۰/۲	۳۴۱/۴
منشی عبدالرحمٰن اعظمی	ریاست جے پور	۲۴/محرم ۱۳۳۵ھ	۳۶۰/۲	۳۳۱/۵
منشی عبدالقادر میسوری	......	......	۳۹۳/۲	۳۸۴/۵
منشی علی بخش محرر	غازی پور محلہ میاں پورہ	۱۷/ذی قعدہ ۱۳۲۲ھ	۱۹۴/۲	۱۱۰/۵
منشی عنایت اللہ	اٹاوہ کچہری کلکٹری	۱۲/شعبان ۱۳۱۸ھ	۱۲۸/۲	۵۵۶/۴
منشی عنایت اللہ	بنگالہ ضلع پابنہ ڈاکخانہ سراج گنج موضع بھنگاباڑی	۶/شوال ۱۳۱۶ھ	۳۸۹/۲	۳۷۸/۵
منشی فقیر محمد تاجر چرم	مقام شہر ہمیر پور صوتی گنج صدر بازار	۲۰/ جمادی الاولی ۱۳۳۲ھ	۴۱۶/۲	۴۱۳/۵
منشی نور محمد سوداگر	مقام کہنہ دہانہ ضلع رزیڈنسی گوالیار	......	۳۳/۲	۳۴۷/۴
منظور	حبیب والہ ضلع بجنور تحصیل ہاپور	۱۱/شوال ۱۳۳۰ھ	۴۱۷/۲	۴۱۵/۵
مولوی احمد مختار قادری	اپر برہما شہر مانڈلے سورتی مسجد	۲۶/ جمادی الاخری ۱۳۳۳ھ	۵۳۰/۲	۶۲۹/۵
مولوی اللہ یار خاں	کھنڈوا ضلع نماڑ ملک متوسط	۲۷/صفر	۱۴۳/۲	۵۸۰/۴
مولوی امیر الدین	جونا گڑھ سرکل مدار المہام	۲۰/رجب ۱۳۱۶ھ	۱۹۲/۲	۱۰۹/۵
مولوی برہان الحق	جبل پور عقب کوتوالی	سلخ شعبان ۱۳۳۵ھ	۳۴۵/۲	۳۱۴/۵
مولوی عبدالمجید خاں	سہاور ضلع ایٹہ	۲۰/ربیع الاول ۱۳۳۲ھ	۴۱۱/۲	۴۰۸/۵
مولوی حاجی محمد رضا علی	بنارس محلہ کتواپورہ	رمضان ۱۳۰۸ھ	۱۸۵/۲	۹۷/۵
مولوی حشمت علی	شہر بریلی دارالعلوم منظر اسلام	۹/ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ	۱۵۵/۲	۶۰۲/۴
مولوی سلیم اللہ	انجمن نعمانیہ لاہور	۳۰/ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ	۱۳۰/۲	۵۵۹/۴

سید شاہ عبدالغفار قادری	مدرسہ جامع العلوم معسکر بنگلور	......	۳۶۲/۲	۳۳۳/۵
شیر محمد	موضع بکہ جبنی والہ علاقہ جاگل تھانہ ہری پور	۲۳/ رمضان ۱۳۱۱ھ	۳۸۴/۲	۳۷۰/۵
ضیاء الدین	پٹنہ	۱۶/ ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ	۱۴۴/۲	۵۸۳/۴
ضیاء الدین	دمن خرد عمالداری پرتگال	۱۵/ ذی قعدہ ۱۳۱۸ھ	۴۱۶/۲	۴۱۴/۵
ضیاء الدین	دمن خرد عمالداری پرتگال	۱۵/ ذیقعدہ ۱۳۱۸ھ	۳۹۴/۲	۳۸۶/۵
ضیاء الدین	لکھنؤ محلہ محمود نگر مطبع مصطفائی	۷/ جمادی الاولی ۱۳۱۳ھ	۴۱/۲	۳۶۷/۴
ظفر الدین مدرس	سہسرام مدرسہ عربیہ	۹/ رمضان ۳۵ھ	۳۴۶/۲	۳۱۵/۵
عبدالحفیظ	مدرسہ منظر اسلام	۳/ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ	۱۸/۲	۳۲۴/۴
عبدالرشید	شہر سنہری مسجد	۲/ ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ	۲۲۹/۲	۱۵۶/۵
عبدالکریم	مقام چتور گڑھ علاقہ ادیپور	۱۶/ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ	۳۶۹/۲	۳۴۳/۵
عبداللہ بہاری	مدرسہ منظر اسلام بریلی	۳/ شوال ۱۳۳۹ھ	۲۷/۲	۳۳۶/۴
عبدالمقتدر	بدایوں	۱۰/ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ	۴۰۹/۲	۴۰۴/۵
عبدالودود قادری	مراد آباد مدرسہ اہل سنت بازار دیوان	۲/ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ	۴۱۷/۲	۴۱۴/۵
عبدالخالق	حیدرآباد دکن قریب دروازہ دبیر پورہ	۱۲/ جمادی الاخری ۱۳۱۷ھ	۲۰۹/۲	۱۳۱/۵
عبداللہ بہاری	مدرسہ منظر اسلام بریلی	۳/ شوال ۱۳۳۹ھ	۱۵۹/۲	۶۰۷/۴
علیم الدین	ریاست رامپور بزریہ ملاظریف	۱۵/ جمادی الآخرہ ۱۳۱۴ھ	۳۸۷/۲	۳۷۳/۵
محمد افضل کابلی	بریلی	۲۱/ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۴۱۸/۲	۴۱۷/۵
محمد افضل کابلی	مدرسہ اہل سنت منظر اسلام بریلی	۱۲/ صفر ۱۳۳۷ھ	۱۹۷/۲	۱۱۵/۵
محمد افضل	شہر جامع مسجد	......	۳۵۱/۲	۳۱۹/۵
محمد حسین تاجر	میرٹھ محلہ خیر نگر دروازہ	۱۸/ شوال ۱۳۳۸ھ	۱۷/۲	۳۲۱/۴
محمد عبدالحمید	بنارس محلہ پتر کنڈہ	۸/ رجب ۱۳۱۲ھ	۵۸/۲	۳۹۹/۴
محمد عبدالباری	مراد آباد	۷/ صفر ۱۳۳۸ھ	۳۵۴/۲	۳۲۴/۵
محمد وصی احمد	سندیلہ	۲/ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ	۲۱۷/۲	۱۴۰/۵

مولوی محمد یحییٰ	ریاست رام پور متصل تالاب کنڈا	۱۲/صفر ۱۳۲۲ھ	۲/۲۲۴	۵/۱۵۱
مولوی مودود الحسن سہسوانی	......	۲۲/رمضان ۱۳۱۷ھ	۲/۴۲	۴/۳۶۹
موموی محمد رضا خان	شہر بریلی محلہ سوداگراں	ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ	۲/۲۰۰	۵/۱۱۸
میاں عبدالقادر	اندور صدر بازار چھاؤنی بانسری	یکم رجب ۱۳۰۸ھ	۲/۵۲	۴/۳۸۶
نتھے خاں	شہر کہنہ محلہ کانکرٹولہ	۱۵/محرم ۱۳۳۹ھ	۲/۴۲۰	۵/۴۲۰
ننھے خاں	کانکرٹولہ شہر کہنہ	۱۴/محرم ۱۳۳۹ھ	۲/۱۳۸	۴/۵۷۰
نواب مولوی سلطان احمد خاں	شہر محلہ بہاری پور	۲۸/ذی القعدہ ۱۳۳۰ھ	۲/۴۵	۴/۳۷۴
نواب مولوی سلطان احمد خاں	وطن	۲/رمضان ۱۳۱۰ھ	۲/۳۳	۴/۳۴۹
وکیل الدین	شہر	۶/محرم ۱۳۳۹ھ	۲/۴۲۰	۵/۴۲۰
ولی احمد قلعی گر	رانی کھیت صدر بازار	۱۸/ربیع الاول ۱۳۳۵ھ	۲/۳۶۰	۵/۳۳۱
......	انجمن اسلامیہ قصبہ سانگوور یاست کوٹہ راجپوتانہ	۲۴/ربیع الاول ۱۳۳۵ھ	۲/۲۰۲	۵/۱۲۰
......	بریلی محلہ قراولان	یکم رجب ۱۳۱۲ھ	۲/۲۳۱	۵/۱۵۹
......	بزریہ عنایت گنج بریلی شہر کہنہ	۲۶/صفر ۱۳۱۸ھ	۲/۱۲۸	۴/۵۵۶
......	پیلی بھیت مدرسۃ الحدیث	۸/محرم ۱۳۳۲ھ	۲/۱۹۴	۵/۱۱۰
......	رانی کھیت	......	۲/۲۲۷	۵/۱۵۳
......	شہر کہنہ	۱۰/جمادی الاولیٰ ۱۳۱۷ھ	۲/۳۶	۴/۳۵۴
......	شہر کہنہ	۱۲/رمضان ۱۳۳۶ھ	۲/۱۳۵	۴/۵۶۷
......	شہر کہنہ	۲۳/شوال ۱۳۱۵ھ	۲/۳۸۸	۵/۳۷۶
......	شہر کہنہ	۴/ذی قعدہ ۱۳۰۸ھ	۲/۵۳	۴/۳۸۹
......	شہر کہنہ	۲۷/رجب ۱۳۲۰ھ	۲/۱۲۹	۴/۵۵۷
......	علی گڑھ	۵/رمضان ۱۳۱۵ھ	۲/۳۴	۴/۳۵۱
......	فراشی محلہ	۷/رجب ۱۳۲۰ھ	۲/۱۲۸	۴/۵۵۶

	مدرسہ اشاعۃ العلوم	۲/ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۰ھ	۳۹۱/۲	۳۷۹/۵
	......	۹/محرم ۱۳۲۵ھ	۳۶/۲	۳۵۶/۴
	......	۴/صفر ۱۳۱۲ھ	۳۳/۲	۳۵۰/۴
	......	۲۹/صفر ۱۳۱۱ھ	۳۸۲/۲	۳۶۵/۵
	......	۲۹/صفر ۱۳۱۷ھ	۱۲۷/۲	۵۵۵/۴
	......	۹/ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ	۸۷/۲	۴۷۱/۴
	......	۲۴/ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۴۱۹/۲	۴۱۸/۵
	......	۳/ ربیع الآخر ۱۳۱۴ھ	۳۸۶/۲	۳۷۲/۵
	......	۱۶/ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۳ھ	۳۶۱/۲	۳۳۲/۵
	......	۱۷/ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۷ھ	۳۴۴/۲	۳۱۳/۵
	......	جمادی الآخرہ ۱۳۲۹ھ	۳۹۶/۲	۳۸۹/۵
	......	۴/ جمادی الآخرہ ۱۳۱۲ھ	۱۴۲/۲	۵۷۸/۴
	......	۴/ جمادی الآخرہ ۱۳۱۴ھ	۳۸۷/۲	۳۷۳/۵
	......	۲/ رجب ۱۳۲۱ھ	۱۴۵/۲	۵۸۴/۴
	......	غرہ شعبان ۱۳۱۲ھ	۸۶/۲	۴۷۰/۴
	......	شعبان ۱۳۳۱ھ	۲۱۳/۲	۱۳۶/۵
	......	۶/ رمضان ۱۳۱۱ھ	۳۸۴/۲	۳۶۸/۵
	......	شوال ۳۲ھ	۲۱۶/۲	۱۳۹/۵
	......	۸/ ذی القعدہ ۱۳۲۴ھ	۳۶/۲	۳۵۵/۴
	......	۲۱/ ذی قعدہ ۱۳۲۲ھ	۳۹۳/۲	۳۸۴/۵
	......	۲۶/ ذیقعدہ ۱۳۱۸ھ	۳۹۰/۲	۳۷۹/۵
	......	۲۹/ ذی قعدہ ۱۳۱۱ھ	۳۸۵/۲	۳۷۰/۵

......	......	۲۸/ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ	۱۹۲/۲	۱۰۸/۵
......	......	......	۴۷/۲	۳۷۸/۴
......	......	......	۴۸/۲	۳۸۰/۴
......	......	......	۵۰/۲	۳۸۲/۴
......	......	......	۵۶/۲	۳۹۵/۴
......	......	......	۱۴۰/۲	۵۷۵/۴
......	......	......	۳۵۶/۲	۳۲۶/۵
......	......	......	۳۵۷/۲	۳۲۷/۵
......	......	......	۳۵۹/۲	۳۳۰/۵
......	......	......	۳۶۳/۲	۳۳۴/۵
......	......	......	۳۶۶/۲	۳۳۹/۵
......	......	......	۳۷۹/۲	۳۶۱/۵
......	......	......	۳۸۵/۲	۳۷۰/۵
......	......	......	۳۸۵/۲	۳۷۱/۵
......	......	......	۳۹۰/۲	۳۷۸/۵
......	......	......	۳۹۰/۲	۳۷۹/۵
......	......	......	۳۹۰/۲	۳۷۹/۵
......	......	......	۳۹۲/۲	۳۸۲/۵
......	......	......	۴۰۳/۲	۳۹۷/۵
......	......	......	۴۲۵/۲	۴۲۹/۵
......	......	......	۵۴۵/۲	۶۵۳/۵

رضا تحقیقی و علمی منصوبہ................ایک اہم گزارش

(Raza Higher Educational Research Project)

ادارے نے اعلیٰ حضرت پر پی۔ایچ۔ڈی کرنے کے خواہش مند اسکالرز کی رہنمائی کے لئے "رضا ہائر ایجوکیشنل ریسرچ پروجیکٹ" تیار کیا ہے، جس کا ابتدائی کام اعلیٰ حضرت پر تحقیق کرنے والے بین الاقوامی اسکالرز کی تیز رفتار بڑھتی ہوئی ضروریات کو بروقت پورا کرنے کے لئے تحقیقی خاکوں (Research Plans) کی تیاری ہے۔اس پروجیکٹ کے تحت مختلف عنوانات پر تقریباً ایک ہزار تحقیقی خاکوں کو مدن کر کے کتابی شکل میں اسکالرز کو رہنمائی کی سہولیات مہیا کرنا ہے۔اس لئے تمام اسکالرز، علماء، محقق اور پروفیسر حضرات صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت کی مناسبت سے ہمیں فقہ، حدیث، سیاسیات، اردو، فارسی، عربی زبان وادب اور شاعری کی خصوصیات، سوشیالوجی، جدید علوم، تعلیمی نظریات وغیرہ پر مختلف عنوانات کے حوالہ سے تحقیقی خاکے (Research Plans) ارسال فرمائیں تاکہ عالمی سطح پر یونیورسٹی کے طلباء اور اسکالرز کی رہنمائی کی جاسکے۔

اس حوالہ سے ایک اہم اور منفرد ریسرچ پلان شاملِ اشاعت ہے جو محترم پروفیسر دلاور خان* صاحب نے مرتب کیا ہے۔ہم ان کے ممنون ہیں اور ان کے شکریہ کے ساتھ معارف میں شائع کر رہے ہیں۔ ﴿ادارہ﴾

(۱) علامہ محمد اقبال اور علامہ احمد رضا کے افکار میں ذہنی روابط کا تحقیقی مطالعہ

(۲) ابتدائی صفحات

سرورق	Title
منظوری	Acceptance
ہدیۂ تشکر	Aknowledgment
فہرستِ ابواب	List of Chapters
فہرست جداول	List of Tables

(۳) باب اول: تعارف/ مقدمہ

(۴) پسِ منظر: Background

الف۔Significance: مذکورہ عنوان کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی جائے۔

ب۔Justification: جوازِ تحقیق ثابت کرنے کے لئے زیرِ تحقیق عنوان کے تعلیمی اثرات اور فوائد کا جائزہ پیش کیا جائے۔

ج۔Delimiation: اس حقیقت کا اظہار کیا جائے کہ وہ کون سے امور ہیں جنہیں مجبوری کی بناء پر شاملِ تحقیق نہیں کیا گیا۔

(۵) مقاصدِ تحقیق: OBJECTIVES OF RESEARCH

بڑی دانش مندی کے ساتھ فکری مقاصد تحقیق متعین کئے جائیں کیونکہ پورے تحقیقی عمل میں مقاصد کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

---

*پرنسپل جامعہ ملیہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف ایجوکیشن، ملیر، کراچی

(۶) تشریحِ اصطلاحاتِ مقالہ: EXPLANATION OF TERMS

دورانِ تحقیق مخصوص معنوں میں استعمال کی جانے والی تمام اصطلاحات وتصورات کی تشریح کی جائے۔

(۷) طریقہ کار: PROCEDURE

علامہ اقبال اور علامہ احمد رضا کے افکار میں ذہنی روابط کے تحقیقی مطالعہ، تجزیہ اور تشریح کے لئے متعلقہ تحقیقی مواد کے حصول کے لئے کتابیات مرتب کی گئیں۔ کتابیات سے اخذ شدہ معلومات کی روشنی میں متعلقہ تحقیقی مواد کی تنظیم سازی اور جماعت بندی کے لئے اٹھارہ ابواب بنائے گئے اور ہر باب میں ذیلی عنوان کے تحت فصول قائم کی گئیں۔ تحقیقی مطالعہ کو جامع و مانع بنانے کیلئے مقالہ کی حدود کا تعین واضح انداز میں کیا گیا ہے۔ ذرائعِ معلومات میں بنیادی اور ثانوی ذرائع سے استفادہ کیا جائے گا جبکہ بنیادی ذرائع کو مرکزی حیثیت دی جائے گی۔ مذکورہ تحقیقی عنوان کے تحت اقبال اور رضا کے ذہنی روابط کا مطالعہ کرنے کے لئے متعلقہ علوم (قرآن، حدیث، فقہ، ادب، تصوف، فلسفہ، سیاسیات، عمرانیات، معاشیات، علم التعلیم، علم الکلام، منطق، علم التحقیق، اصولِ تنقید) کا براہِ راست مطالعہ کیا جائے گا۔ حوالہ جات اور حاشیہ نگاری کو جدید تحقیق کے اصولوں کے تحت ضبطِ تحریر لایا جائے گا۔ ذہنی روابط کا تجزیہ مختلف پہلوؤں کے تناظر میں منطقی اور معروضی انداز میں کیا جائے گا جبکہ اہلِ علم سے مشاورت اور مراجعت حاصل کی جائے گی اور آخر میں خلاصہ تحقیق نتائج، سفارشات، حتمی رائے اور کتابیات رقم کی جائے گی۔

(۸) تحدید: LIMITATION

وقت اور مقالے کے طویل حجم کے پیشِ نظر تحقیقی مطالعہ میں سیاسی، معاشی، عمرانی، تعلیمی، ادبی، مذہبی، فقہی، مسلکی، صوفیانہ اور فلسفیانہ پہلوؤں سے علامہ اقبال اور علامہ احمد رضا کے افکار میں ذہنی روابط تلاش کئے جائیں گے۔ باقی دونوں کے افکار کے دیگر پہلوؤں کو خارج از تحقیق متصور کیا جائے گا۔

باب دوم

علامہ محمد اقبال اور علامہ احمد رضا کے عہد میں مسلمانانِ ہند کے حالات کا تجزیہ (مختصر اً مگر جامع)

فصل اول: مذہبی حالات — فصل دوم: سیاسی حالات
فصل سوم: اقتصادی حالات — فصل چہارم: سماجی حالات
فصل پنجم: ادبی حالات

باب سوم

علامہ محمد اقبال اور علامہ احمد رضا کی سوانحِ حیات (مختصر اً مگر جامع)

فصل اول: علامہ محمد اقبال کی سوانحِ حیات — فصل دوم: علامہ احمد رضا کی سوانحِ حیات

باب چہارم

علامہ محمد اقبال اور علامہ احمد رضا کے ادب میں ذہنی روابط (تفصیلاً)

فصل اول: نعت نگاری — فصل دوم: منقبت نگاری
فصل سوم: سلام نگاری — فصل چہارم: قصیدہ نگاری
فصل پنجم: نثر نگاری (الف: تاریخ نگاری، ب: مکتوب نگاری)

باب پنجم

کلامِ اقبال اور کلامِ رضا کی خصوصیات میں ذہنی ربط (تفصیلاً)

فصل اول: کلامِ اقبال اور کلامِ رضا میں قرآن کے حوالہ جات
فصل دوم: کلامِ اقبال اور کلامِ رضا میں احادیث کے حوالہ جات
فصل سوم: کلامِ اقبال اور کلامِ رضا میں تاریخ ساز شخصیات کے حوالہ جات
فصل چہارم: کلامِ اقبال اور کلامِ رضا میں تاریخ ساز واقعات کے حوالہ جات
فصل پنجم: کلامِ اقبال اور کلامِ رضا میں تصورِ عشق کے حوالہ جات
فصل ششم: کلامِ اقبال اور کلامِ رضا میں پرندوں کے حوالہ جات

باب ششم

علامہ اقبال اور علامہ احمد رضا کی مذہبی شاعری کے ذہنی روابط

باب ہفتم

فروغِ اردو ادب میں علامہ محمد اقبال اور علامہ احمد رضا کا مشترکہ کردار

باب ہشتم

فروغِ فارسی ادب میں علامہ محمد اقبال اور علامہ احمد رضا کا مشترکہ کردار

باب نہم

علامہ محمد اقبال اور علامہ احمد رضا کے فلسفیانہ افکار میں ذہنی روابط

فصل اول: مابعد الطبیعات تصورات
فصل دوم: حقیقت کا تصور
فصل سوم: جبر و قدر کا تصور
فصل چہارم: زمان و مکان کا تصور
فصل پنجم: علمیات کا تصور

باب دھم

علامہ اقبال اور علامہ احمد رضا کے صوفیانہ افکار میں ذہنی روابط

فصل اول: تصوف کا تصور
فصل دوم: تصوف کے مسائل
فصل سوم: تصوف کی اصلاح
فصل چہارم: اقبال اور رضا کا مشترکہ سلسلۂ طریقت (قادریہ)
فصل پنجم: اقبال اور رضا کے مشترکہ صوفیائے کرام

باب یازدھم

علامہ اقبال اور احمد رضا کے سیاسی افکار میں ذہنی روابط

فصل اول: خلافت کا تصور
فصل دوم: امت کا تصور

فصل سوم: قومیت کا تصور
فصل چہارم: قانون سازی کا تصور
فصل پنجم: دو قومی نظریہ کا تصور
فصل ششم: تحریکِ خلافت
فصل ہفتم: تحریکِ ترکِ موالات

باب دوازدھم

علامہ اقبال اور احمد رضا کے مذہبی تعقبات میں ذہنی روابط

باب سیزدھم

علامہ اقبال اور علامہ احمد رضا کے مسلکی اور فقہی افکار میں ذہنی روابط

فصل اول: مسلکی افکار میں روابط

☆شفاعتِ رسول ☆حیات النبی ☆توسل ☆استمداد ☆ختمِ نبوت
☆جسمانی معراج ☆میلاد النبی ﷺ ☆تصرفاتِ اولیاء ☆صحابہ کرام ☆اہلِ بیت اطہار ودیگر

فصل دوم: فقہی افکار میں روابط

☆فقہ حنفی ☆اجتہاد ☆تقلید

باب چہاردھم

عالمگیر غلبۂ اسلام کے فروغ میں علامہ اقبال اور علامہ احمد رضا کے افکار میں ذہنی روابط

باب پانزدھم

علامہ اقبال اور علامہ احمد رضا کے تعلیمی افکار میں ذہنی روابط

باب شانزدھم

علامہ اقبال اور علامہ احمد رضا کے عمرانی افکار میں ذہنی روابط

باب ہفدھم

علامہ اقبال اور علامہ احمد رضا کے معاشی افکار میں ذہنی روابط

باب ہشدھم

خلاصۂ تحقیق، نتائج، سفارشات، حتمی رائے، کتابیات اور ضمیمہ جات درج کیے جائیں گے۔

معارفِ کتب

تبصرہ

﴿مبصر: محمد رحمت اللہ صدیقی﴾

نوٹ: دہلی، انڈیا سے شائع ہونے والے ماہنامہ ''اردو بک ریویو'' کی جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰ برائے ماہِ جون، جولائی، اگست ۲۰۰۶ء میں ''معارفِ رضا'' کے سالنامہ ۲۰۰۵ء پر تبصرہ شائع ہوا۔ قارئین کی دلچسپی اور افادیت کے لئے یہ تبصرہ ماہنامہ ''اردو بک ریویو'' کے شکریہ کے ساتھ معارفِ رضا کے صفحات پر شائع کیا جا رہا ہے۔ ادارہ

کتاب: معارف رضا سالنامہ مدیر اعلیٰ: سید وجاہت رسول قادری
ضخامت: ۳۶۶ صفحات قیمت: =/200 روپے
سن اشاعت: ۲۰۰۵ء

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ (۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء) کثیر الجہات شخصیات کے مالک تھے۔ شہر بریلی میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد مفتی نقی علی خاں قدس سرہٗ (۱۲۴۶ھ۔۱۲۹۷ھ) اور دوسرے چند مخصوص اساتذہ سے تعلیم و تربیت حاصل کی۔ ۱۳ سال دس ماہ اور چار دن کی قلیل عمر میں تمام درسیات سے فارغ ہوئے۔ اسی سال رضاعت کے موضوع پر اولین فتویٰ دیا۔ ۱۲۹۴ھ میں سید آلِ رسول احمد میاں قدس سرہٗ سے بیعت و ارادت کی دولت سے سرفراز ہوئے اور تمام سلاسل کی خلافت و اجازت پائی۔ پہلی بار ۱۲۹۵ھ اور دوسری بار ۱۳۲۳ھ میں زیارتِ حرمین شریفین سے شرف یاب ہوئے۔ مسلکاً حنفی، مشرباً قادری اور نسباً پٹھان تھے۔ انہیں پچپن (۵۵) علوم و فنون پر مہارت تھی اور ہر فن میں نگارشات موجود ہیں۔ ان کے کتب و رسائل، تعلیقات و حواشی کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے۔ ۱۳۴۰ھ (۱۹۲۱ء) میں وصال فرمایا اور بریلی میں مدفون ہوئے۔

امام احمد رضا کی شخصیت کے حوالہ سے اب کافی بیداری آچکی ہے۔ دینی و عصری جامعات کے علماء فضلاء اور اسکالرز کھل کر ان کی تجدیدی خدمات کا اعتراف کرنے لگے ہیں۔ دنیا کے مختلف گوشوں سے ان کی شخصیت پر مستقل رسائل و جرائد نکل رہے ہیں، ان رسائل و جرائد کی حیثیت خالص علمی اور تحقیقی ہوتی ہے، ان تحقیقی پیش رفت کے حوصلہ افزا اثرات بھی دیکھے جا رہے ہیں۔ یہی کام اگر ماضی میں کیا گیا ہوتا تو حالات کچھ اور ہوتے۔ ماضی میں ان کی ذات سے وابستہ مرکزی گوشوں سے عملاً بے توجہی برتی گئی اور جن گوشوں کی چنداں ضرورت نہ تھی، ان کی تشہیر میں زبان و قلم کی غیر معمولی طاقت صرف کی گئی نتیجہ کے طور پر ان کی شخصیت کے تعلق سے بعض حلقوں میں منفی رجحانات ابھرنے لگے۔ ان منفی رجحانات سے باشعور طبقہ بھی محفوظ نہ رہ سکا۔ اس سلسلہ میں بعض دانشوروں کے تاثرات دیکھتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے تاریخ نویسی کے نام پر حقائق کا گلا گھونٹ دیا ہے۔ اگر امام موصوف کا قابلِ توجہ دینی، ملی اور علمی کارنامہ نہ ہوتا تو تاریخ کے حاشیہ میں بھی انہیں جگہ نہ ملتی۔ ان کی عبقریت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ جو لوگ ان سے نظریاتی اختلاف رکھتے ہیں، آج وہی لوگ ان کے علمی نوادرات سے استفادہ کرنے پر مجبور ہیں۔

معارفِ رضا کا زیرِ نظر سالنامہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی، پاکستان کے اہتمام سے اشاعت پذیر ہوا ہے۔ اس سالنامہ میں امام احمد رضا کی حیات و خدمات اور ان کے علمی کارناموں کی مختلف جہتوں پر بحث کی گئی ہے اور جو بات کہی گئی اسے دلائل سے مزین کیا گیا ہے۔ یہ سالنامہ حمد و نعت کے علاوہ انتیس (۲۹) مقالات

دیگر

پر مشتمل ہے۔ علم دوست اور جویانِ تحقیق کے لئے اسے قیمتی تحفہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ سالنامہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا کی ۳۵ یونیورسٹیز میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ اس کی ایک فہرست بھی سالنامہ کی زینت ہے۔ علاوہ ازیں امام احمد رضا کی تصنیفات کی ایک فہرست بھی سالنامے کی افادیت میں اضافہ کرتی ہے، اس کی افادیت اور بھی بڑھ جاتی اگر تمام تصنیفات کو اس فہرست میں جگہ دی گئی ہوتی۔ اس میں شامل مضامین میں "کنز الایمان اور تحقیقی امور" (غلام مصطفیٰ رضوی) اور "علمِ تفسیر میں امام احمد رضا کا مقام" (علامہ حنیف خاں رضوی) توجہ کے لائق ہیں۔ یہ مضامین انتہائی تحقیق اور علمی دیانتداری سے لکھے گئے ہیں۔ امام احمد رضا نے قرآن حکیم کا ترجمہ بھی کیا ہے اور اس کی تفسیر بھی لکھی ہے۔ یہ ترجمہ "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" (۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء) کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ ایک درجن سے زائد زبانوں میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں۔ علمی دنیا نے اسے بڑا محتاط، مثالی، بامحاورہ اور سلیس ترجمہ قرار دیا ہے۔ امام احمد رضا فنِ تفسیر میں بڑی وسیع نگاہ رکھتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ اور ان کی دوسری تصنیفات میں جابجا تفسیری مباحث بکھرے ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھنے کے بعد ان کی وسعتِ فکر کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ میرے علم میں تفسیر کے موضوع پر الگ سے ان کی کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی ہے۔ ان کی تفسیر کا ایک قلمی نسخہ مفتی مطیع الرحمٰن صاحب مضطر (پورنیہ، بہار) کے پاس موجود ہے، خود مفتی صاحب نے راقم الحروف سے اس کا ذکر کیا تھا اور اس کی حصول یابی کی روداد بھی بتائی تھی جو کافی دلچسپ ہے۔ ویسے اس کا علم علامہ یٰسین اختر مصباحی (دہلی) کو بھی ہے، یہ تفسیر ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے جو صرف سورۂ بقرہ کی چند آیتوں کی تفسیر ہے۔ نہ جانے کن وجوہات کے سبب ابھی تک منظرِ عام پر نہ آسکی۔

امام احمد رضا کو فنِ فقہ میں خصوصی امتیاز حاصل تھا۔ ان کی فقہی تحقیقات کا مجموعہ "العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ" کی شکل میں بارہ ضخیم جلدوں میں موجود ہے جسے اسلامی دنیا میں انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت حاصل ہے۔ فتاویٰ رضویہ کا ترجمہ، اس کی تشریح وتخریج کا کام ابھی جاری ہے۔ اب تک اس کی ۲۵ جلدیں زیورِ اشاعت سے آراستہ ہوچکی ہیں[1]۔ ان کا نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" (۱۳۲۵ھ) ہے جو ان کے عشقِ رسول کا مظہر ہے، اس نعتیہ دیوان کی شرحیں تیس جلدوں میں شائع ہوچکی ہیں اور مزید روشن امکانات ہیں۔ ان کے سلام "مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" کو کوثر نیازی جیسے غیر جانبدار محقق نے "عجم کا قصیدہ بردہ" قرار دیا ہے۔

امام احمد رضا علوم وفنون کے بحرِ بیکراں تھے۔ ان کی تمام تصانیف کے نام تاریخی ہیں۔ ان کے مکاتیب گنجِ گرانمایہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس تعلق سے ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی کا مضمون "امام احمد رضا کے مکاتیب کا تعارف" پڑھنے کے قابل ہے۔ انہیں سائنسی علوم میں بھی قائدانہ مہارت حاصل تھی۔ اس باب میں ان کی نگارشات موجود ہیں۔ اس حوالہ سے معارفِ رضا میں ڈاکٹر مجید اللہ قادری کا مضمون "سائنس، ایمانیات اور امام احمد رضا" اور ڈاکٹر محمد مالک کا مضمون "امام احمد رضا اور نظریۂ روشنی" انتہائی عالمانہ ہے۔ عرب دنیا کے مؤقر علماء، فقہا اور محدثین انہیں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے جس کا ذکر خلیل احمد رانا نے اپنے مضمون "امام احمد رضا علمائے شام کی نظر میں" کیا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کی زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کی ہے۔ ان کے رہنما اصول کو بنیاد بنا کر اب بھی بہت سارے مسائل حل کئے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے اپنے دور میں اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کا تعاقب کیا ہے۔ بدعات ومنکرات کی بیخ کنی کے لئے انہوں نے جو قلمی جہاد کیا ہے اس کی نظیر بمشکل پیش کی جاسکتی ہے۔ ان کی سیاسی اور معاشرتی بصیرت بھی اپنا جواب نہیں رکھتی ہے۔ ان تمام گوشوں پر معارفِ رضا کے زیرِ نظر شمارے میں اشارے ملتے ہیں۔ اس اعتبار سے اس شمارے کو ایک سنجیدہ پیشکش قرار دیا جاسکتا ہے۔ ایک ایسی پیشکش جس سے امام احمد رضا کے افکار وخیالات، عقائد ونظریات اور مقام ومرتبہ کو سمجھنے میں بہت آسانی ہوگی۔ معارف رضا کی اس اشاعت پر اراکینِ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا بے پناہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

---

[1] الحمدللہ رضا فاؤنڈیشن لاہور کی جانب سے اب ۳۳ جلدوں میں یہ کام مکمل ہوکر طبع ہوچکا ہے۔ (ادارہ)

علمی، تحقیقی و ملی خبریں

جامعہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور میں یومِ آزادی کی تقریب

ملک کے ممتاز عالمِ دین حضرت علامہ فیض احمد اویسی کی سرپرستی میں بزمِ اویسیہ، بہاولپور کے زیرِ اہتمام گزشتہ روز مرکزی دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور میں یومِ آزادی کی تقریب بڑے جوش و خروش سے منعقد کی گئی جس کی صدارت صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی نے کی۔ صبح آٹھ بجے جامعہ کے طلباء و مدرسین واراکین نے شہدائے آزادی کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کی۔ تلاوتِ کلام پاک اور نعت خوانی کے بعد مقررین نے تحریکِ آزادی کے اہم واقعات سے سامعین کو روشناس کرایا۔ جامعہ کے ناظمِ اعلیٰ محمد فیاض احمد اویسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دن ہم پاکستانی مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں آزاد زندگی بسر کرنے کے لئے خطہ پاک ارض عطا فرمایا۔ آج کے دن شہداء آزادی کا خون رنگ لایا۔ انہوں نے کہا کہ ہم شہیدانِ تحریکِ آزادی کو کبھی فراموش نہیں کرسکتے جنہوں نے اپنی عزیز جانیں قربان کر کے انگریز کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو آزاد کرایا۔

اس موقع پر صدر المدرسین علامہ امیر احمد نوری نقشبندی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے حقیقی خیرخواہ وہی لوگ ہوسکتے ہیں جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے، آج جبکہ پاکستان کی نظریاتی سرحدیں خطرے میں ہیں، ہر طرف سے وطنیت کا عفریت پھنکار رہا ہے، ضرورت ہے کہ علمائے اہلِ سنت کے وہی پیشوا رہنمائی کریں جنہوں نے اس فسوں کو توڑ کر یہ ملک حاصل کیا۔ اس وقت حجرہ نشینی وقت کی آواز سے اغماض برتنا ایسا ملی مذہبی جرم ہوگا جس کا خمیازہ مدتوں مسلمان قوم برداشت کرتی رہے گی۔ جامعہ کے فاضل علامہ عاشق مصطفیٰ قادری نے کہا کہ آج تاریخِ پاکستان میں ہمارے مشائخ وعلماء کی خدمات کو نظرانداز کردیا گیا ہے حالانکہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے ہم مکتب علماء ومشائخ عظام کا وہ بااثر طبقہ ہے جس نے دامے، درمے، سخنے، قدمے پاکستان کے لئے کام کیا، لاکھوں روپے چندہ دے کر دن رات کا آرام حرام کیا، برصغیر کے کونے کونے میں پہنچ کر رائے عامہ کو ہموار کیا، ہر قسم کی تکالیف برداشت کیں۔

اکابرِ تحریک پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے ناظمِ تقریبات جامعہ صاحبزادہ ریاض احمد اویسی نے کہا کہ سرحد میں پیر مانکی شریف، پنجاب میں امیر شریعت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پور اور سندھ میں پیر عبدالرحمٰن آف بھرچونڈی اور شاہ مغفور القادری نے جو کارہائے نمایاں انجام دیے اُن کو مسلمانوں کی مذہبی تاریخ میں کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتے۔ یہ قدآور شخصیات اور بلند ہستیاں اسی لئے طاقِ نسیاں کی نذر کی جارہی ہیں کہ قلم غیروں کے ہاتھ میں ہے۔

آخر میں ہزاروں کتب کے مصنف عظیم روحانی پیشوا ممتاز عالمِ دین علامہ فیض احمد اویسی، بانی جامعہ اویسیہ رضویہ، نے اپنے پیغام میں کہا کہ ملتِ اسلامیہ پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا، علماء و مشائخِ عظام نے اس کی رہنمائی کا فریضہ ادا کیا۔ دین کے فروغ و مفاد کی ہر کوشش میں ان کی مساعی کا دخل رہا، اسلام اور اس کے شعائر کے خلاف جب کسی نے ہرزہ سرائی کا ارادہ کیا تو ان کو مزاحم پایا غیر ملکی تسلط سے ہندوستان کو آزاد کرنے کی جدوجہد ہو یا دینِ متین کے معمل کے طور پر ایک علیحدہ اسلامی مملکت کے حصول کی تحریک ہمارے مشائخ وعلمائے کرام اور ان کے لاکھوں عقیدتمندوں نے اپنے خونِ جگر سے اس کو پروان چڑھایا ہے اور اس کے ثمرات سے قوم کو متمتع ہونے کا موقع فراہم کیا۔ ۱۸۵۷ء میں مجاہدِ کبیر علامہ فضل حق خیرآبادی، مفتی کفایت،

مفتی عنایت حق احمد کاکوروی، مولانا امام بخش صہبائی، مولانا فیض احمد بدایونی، مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی، سید وہاج الدین مرادآبادی، مولانا رضا علی بریلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) جیسے بے شمار رہنما اور ان کے ارادت مندوں نے انگریزی سامراج کا تختہ الٹنے کے لئے جو بیش بہا قربانیاں دیں ان کے بغیر جنگِ آزادی کا تصور تک ممکن نہیں۔

تحریکِ پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تحریک پاکستان کا مرحلہ آیا تو بھی ہمارے اکابر علماء ومشائخ نے قوم کی رہنمائی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا اور آزادی کی منزل کو حاصل کرنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگادی۔ انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے قیامِ پاکستان کا مطالبہ دسمبر ۱۹۳۰ء میں کیا لیکن اس سے تقریباً چھ برس قبل اوائل ۱۹۲۵ء میں اسی ضرورت کا احساس "آل انڈیا سنی کانفرنس" مرادآباد کے اجلاس میں علماء ومشائخ نے دلایا۔ اسی طرح مارچ ۱۹۴۰ء کو اقبال پارک، لاہور میں مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس ہوا جس میں قراردادِ لاہور پاس ہوئی یہی قرارداد بعد میں قراردادِ پاکستان کے نام سے مشہور ہوئی۔ مسلم لیگ کے اس اجلاس میں ہمارے علماء و مشائخ کی طرف سے مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نمائندگی کی۔ قراردادِ پاکستان کے اعلان کے ساتھ ہی ہمارے علماء و مشائخ نے اپنی مساعی تیز کردی اور اپنی تمام تر توجہ تحریکِ پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے وقف کردی۔ تعلیمی اور مذہبی مدارس خانقاہوں اعراسِ مبارکہ کے موقعوں اور مذہبی جلسوں اور اپنے اخبارات اور رسائل الغرض ہر مقام سے پاکستان کا نعرہ بلند ہونے لگا۔

انہوں نے کہا کہ مشائخ وعلماء کرام نے تحریکِ پاکستان میں مثبت تاریخی کردار ادا کیا اور مخالفینِ پاکستان اور کانگریسی تحریک کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اپنے پیغام کے آخر میں انہوں نے حکامِ بالا سے مطالبہ کیا کہ یومِ آزادی ۱۴راگست کی بجائے ۲۷ررمضان المبارک کو منانا چاہئے کیونکہ ہمارا ملک ۲۷ رمضان شریف کو معرضِ وجود میں آیا۔ یہ بھی حسنِ اتفاق تھا کہ ایک طرف لیلۃ القدر کی برکتیں اور رحمتیں آرہی تھیں اور ایک طرف مسلمان اپنے وطنِ عزیز کی آزادی کی نوید مسرت سن رہے تھے۔ ہمارے حکمرانوں کو چاہئے کہ اسلامی تاریخ کا تقدس بحال رکھتے ہوئے ۲۷ررمضان المبارک کو یومِ آزادی کا جشن منانے کا اہتمام کریں کیونکہ ہمارا ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔

آخر میں درود وسلام بحضور سرور کائنات ﷺ پیش کیا گیا اور صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اویسی نے ملک پاکستان کی خیر وسلامتی کے لئے خصوصی دعا کی اس طرح یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

رپورٹ: علامہ محمد بشیر احمد اویسی، ناظم تقریب محمد یعقوب قادری محمودی، نقیب محفل قاری نذیر احمد نقشبندی۔

جو بریلی میں یار پھرتے ہیں

جو بریلی میں یار پھرتے ہیں
تیرے در پر نثار پھرتے ہیں
ہیں گدا جو بھی اعلیٰ حضرت کے
ہر جگہ کامگار پھرتے ہیں
جو بھی پیارے ہیں میرے مرشد کے
دین کے تاجد پھرتے ہیں
اپنے دامن میں دو پناہ مجھے
جابجا گرگ و صار پھرتے ہیں
سگ بنالو بلالؔ کو اپنا
ویسے تو بے شمارے پھرتے ہیں

(محمد بلال قادری عطاری اویسی،
متعلم جامعہ قادریہ رضویہ، فیصل آباد)

دور و نزدیک سے

عزالہ یاسمین، ایجوکیشنسٹ، سوشل ورکر، راولپنڈی:

السلام علیکم۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

مختلف اہم مواقع پر آپ کی تحریروں پر تبصرے اور تجاویز کے سلسلہ میں آپ سے رابطہ ہوتا رہتا ہے۔ آپ جو کچھ تحریر فرماتے ہیں، وہ مختلف اہم امور پر قوم کی رہنمائی کا باعث بنتا ہے اور آپ کی تحریروں کی روشنی میں رائے عامہ کی تشکیل کا عمل آگے بڑھتا ہے۔

ایسا ہی ایک موقع گزشتہ دنوں اس وقت آیا جب اسرائیل نے لبنان پر حملہ کیا اور ایک مہینہ سے زائد عرصہ تک لبنانی عوام نے اسرائیلی جارحیت کا بھرپور مقابلہ کر کے اسے پسپائی پر مجبور کر دیا۔ اس تاریخی کامیابی نے اسرائیل کے ناقابلِ شکست ہونے کے زعم کو باطل کر کے رکھ دیا ایسا اس وجہ سے ممکن ہوا کہ لبنانی عوام دینی جذبے سے سرشار تحریک کے پرچم تلے متحد ہو گئے اور یہ ثابت کر دیا کہ قیادت مخلص ہو تو عام لوگ اب بھی دینی قیادت کے پیچھے چلنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

آپ نے اس دوران میں بڑے زبردست طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا اور اپنی تحریروں کے ذریعے امتِ مسلمہ کو سوچنے اور آگے بڑھنے کی راہ دکھائی۔ آپ کے طرزِ عمل کی داد نہ دینا زیادتی ہوگی۔ آپ کے ایک ایک لفظ سے امتِ مسلمہ میں وحدت کی ضرورت جھلک رہی تھی۔ آپ نے فرقہ واریت کے تابوت میں کیل ٹھونکنے کی مساعی کیں اور کم از کم پاکستان کی حد تک ہی سہی، ایک نئے عہد کا آغاز کر دیا۔ اس پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔

یہ بات آپ سے مخفی نہیں ہے کہ ہم لوگ ہمیشہ سے فرقہ واریت کے خلاف رہے ہیں۔ یہ طرزِ عمل ہمارے خمیر وضمیر میں شامل چلا آرہا ہے۔ لیکن امتِ مسلمہ کے دشمنوں نے تاریخی اختلافات کو ہمارے درمیان نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرنے کے لئے استعمال کیا اور ہمارے اجتماعی ماحول کو کسی حد تک خراب کر کے رکھ دیا، تاہم لبنان پر اسرائیل کے حملے اور حزب اللہ کی قیادت میں بھرپور مزاحمت نے دشمنوں کی سازشوں کو دفن کر دیا اور آپ کو اس بات کا کریڈٹ دیا جانا چاہئے کہ آپ نے اپنے قلم کو امت کی صفوں میں وحدت کے فروغ کے لئے استعمال کیا۔ آخر میں آپ سے گزارش ہے کہ جو طرزِ عمل آپ نے لبنان پر اسرائیلی جارحیت کے تناظر میں اختیار کیا، اسے مستقلاً جاری رکھیں۔ آپ کی تحریریں قوم کو فرقہ واریت کی سطح سے بلند کر سکتی ہیں اور بڑی حد تک کر بھی دیا ہے۔

غلام احمد رضا عطاری، شعبۂ نشر واشاعت مجلس المدینۃ العلمیۃ، فیضانِ مدینہ، کراچی:

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں (اللہ عزوجل سے آپ کی خیر وعافیت کا خواہاں) سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر فیضان مدینہ تشریف لائے اور مجلس المدینۃ العلمیۃ کا دورہ فرماتے ہوئے اپنے گرانقدر خیالات اور قیمتی مشوروں سے ہمیں نوازا اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھے (آمین)! آپ کا ماہنامہ ہر ماہ نظر نواز ہوتا ہے، ماشاء اللہ تمام مضامین ومشتملات بہت خوب ہیں۔ ایک عرصہ سے آپ کے ماہنامے کا قاری ہوں اسے ہر پہلو سے ترقی پذیر اور رضویات کے فروغ کی راہ پر گامزن پایا۔ خوبصورت گیٹ اپ کے ساتھ معتبر اہل قلم کے مضامین پر مشتمل ماہنامہ رضویات کے فروغ کے حوالے سے پاک وہند میں جانا پہچانا جاتا ہے، اللہ عزوجل آپ کی اور جملہ رفقاء کی سعی کو قبول فرمائے! الحمد للہ دعوت اسلامی کا سالانہ سنتوں بھرا بین الاقوامی اجتماع 17-18-19 نومبر 2006ء (بمطابق 26-25-24 شوال المکرم 1427ھ) کو صحرائے مدینہ شیر شاہ بائی پاس مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں منعقد ہو رہا ہے آئندہ ماہ کے شمارے میں اس اجتماع کی دعوت شائع کر کے ہماری مدد فرمائیں، اس کے علاوہ دعوت اسلامی کے 30 شعبہ جات کے عنوان سے مضمون حاضر خدمت ہے:

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات

الحمد للّٰہ علی اِحسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، احیائے سنّت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے۔ اس کا کام تادمِ تحریر دنیا کے 66 ممالک میں پھیلا ہوا ہے اور الحمد للہ 30 شعبوں میں کام کر رہی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) 66 ممالک: اَلحمدُ لِلّٰہ عزوجل تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' تادمِ تحریر دنیا کے تقریباً 66 ممالک میں اپنا پیغام پہنچا چکی ہے اور آگے کُوچ جاری ہے۔

(۲) کُفّار میں تبلیغ: لاکھوں بے عمل مسلمان، نمازی اور سنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ مختلف ممالک میں کُفّار بھی مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مُشرّف بہ اسلام ہوتے رہتے ہیں۔

(۳) مَدَنی قافِلے: عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیّت کے بے شمار مَدَنی قافِلے ملک بہ ملک، شہر بہ شہر اور قریہ بہ قریہ سفر کر کے علمِ دین اور سنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے اور نیکی کی دعوت کی دھوم مچا رہے ہیں۔

(۴) مَدَنی تربیّت گاہیں: مُتَعَدَّد مقامات پر مَدَنی تربیّت گاہیں قائم ہیں جن میں دُور و نزدیک سے اسلامی بھائی آ کر قیام کرتے عاشقانِ رسول کی صحبت میں سنّتوں کی تربیّت پاتے اور پھر قُرب وجوار میں جا کر ''نیکی کی دعوت'' کے مَدَنی پھول مہکاتے ہیں۔

(۵) مساجد کی تعمیر: کیلئے مجلس خُدّام المساجد قائم ہے، مُتَعَدَّد مساجد کی تعمیرات کا ہر وقت سلسلہ رہتا ہے، کئی شہروں میں ''مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ'' کی تعمیرات کا کام بھی جاری ہے۔

(۶) ائمّہ مساجد: بے شُمار مساجد کے امام و مُؤَذِّنین اور خادِمین کے مُشاہَرے (تنخواہوں) کی ادائیگی کا بھی سلسلہ ہے۔

(۷) گونگے، بہرے اور نابینا: ان کے اندر بھی مَدَنی کام ہو رہا ہے اور ان کے مَدَنی قافِلے بھی سفر کرتے رہتے ہیں۔

(۸) جیل خانہ جات: قیدیوں کی تعلیم وتربیّت کے لئے جیل خانوں میں بھی مَدَنی کام کی ترکیب ہے۔ کراچی سینٹرل جیل اور اس کے علاوہ 4 جیلوں میں ''جامِعۃُ المدینہ'' کا بھی سلسلہ ہے۔ جس میں تقریباً 265 قیدی طلباء کی تربیت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور درس فیضان سنت، نیکی کی دعوت، صدائے مدینہ، مدرسۃ المدینہ برائے بالغان کی ترکیب کے علاوہ المدینہ لائبریری بھی قائم ہے، جس میں کئی ڈاکو اور جرائم پیشہ اَفراد جیل کے اندر ہونے والے مَدَنی کاموں سے مُتأثّر ہو کر تائب ہونے کے بعد رہائی پا کر عاشقان رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مسافر بننے اور سنّتوں بھری زندگی گزارنے کی سعادت پا رہے ہیں، آتشیں اسلحہ کے ذَریعے اندھا دُھند گولیاں برسانے والے اب سنّتوں کے مَدَنی پھول برسا رہے ہیں! مُبلّغین کی انفرادی کوششوں کے باعِث کُفّار قیدی بھی مُشرّف بہ اسلام ہو رہے ہیں۔

(۹) اجتماعی اعتکاف: دُنیا کی بے شُمار مساجد میں ماہِ رَمَضانُ المبارَک کے آخری عشرہ میں اِجتماعی اعتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان میں اسلامی بھائی علمِ دین حاصل کرتے، سنّتوں کی تربیّت پاتے ہیں نیز کئی مُعتکفین چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بن جاتے ہیں۔

(۱۰) حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع: دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں مقامات پر ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کے عِلاوہ عالمی اور صُوبائی سطح پر بھی سنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔ جن میں ہزاروں، لاکھوں عاشِقانِ رسول شرکت کرتے ہیں اور اجتماع کے بعد خوش نصیب اسلامی بھائی سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے ہیں۔ مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف (پاکستان) میں واقع صحرائے مدینہ کے کثیر رقبے پر ہر سال تین دن کا بین الاقوامی سنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں دنیا کے کئی ممالک سے مَدَنی قافلے شرکت کرتے ہیں۔ بلاشُبہ یہ حج کے بعد مسلمانوں کا سب سے

بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء، ملتان اور صحرائے مدینہ، باب المدینہ، کراچی کا کثیر رقبہ دعوتِ اسلامی کی ملکیّت ہے۔

(۱۱) اسلامی بہنوں میں مَدَنی انقلاب: اِسلامی بہنوں کے بھی شرعی پردہ کے ساتھ مُتَعَدَّد مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں۔ لاتعداد بے عمل اسلامی بہنیں باعمل نمازی اور مَدَنی بُرقعوں کی پابند بن چکی ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں اکثر گھروں کے اندران کے تقریباً روزانہ ہزاروں مدارس بنام مدرسۃ المدینہ (برائے بالغات) بھی لگائے جاتے ہیں، ایک اندازے کے مطابق فقط باب المدینہ کراچی میں اسلامی بہنوں کے دو ہزار مدرسے تقریباً روزانہ لگتے ہیں جن میں اسلامی بہنیں قرانِ پاک، نماز اور سنتوں کی مفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔

(۱۲) مَدَنی انعامات: اِسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور طَلَباء کو فرائض و واجبات، سُنَن و مُستَحَبّات اور اَخلاقیات کا پابند بنانے اور مہلکات (یعنی گناہوں) سے بچانے کے لیے مَدَنی اِنعامات کی صورت میں ایک نظامِ عمل دیا گیا ہے۔ بے شُمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَباء مَدَنی اِنعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل "فکرِ مدینہ" یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر کارڈ یا پاکٹ سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔

(۱۳) مَدَنی مذاکرات: بسا اوقات مَدَنی مُذاکرات کے اجتماعات کا انعقاد بھی ہوتا ہے جس میں عقائد و اعمال، شریعت وطریقت، تاریخ وسیرت، طِبابت وروحانیت وغیرہ مختلف موضوعات پر پوچھے گئے سُوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ (یہ جوابات خود امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں۔ مجلسِ مکتبۃ المدینہ)

(۱۴) روحانی علاج اور استخارہ: دکھیارے مسلمانوں کا تعویذات کے ذَریعے فی سبیل اللہ علاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔

(۱۵) حُجّاج کی تربیّت: حج کے موسمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی حاجیوں کی تربیّت کرتے ہیں۔ حج وزیارتِ مدینۂ منورہ میں رہنُمائی کیلئے مدینے کے مسافروں کو حج کی کتابیں بھی مفت پیش کی جاتی ہیں۔

(۱۶) تعلیمی ادارے: تعلیمی اداروں مَثَلاً دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ وطَلَبا کو میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی سنّتوں سے رُوشناس کروانے کے لئے بھی مَدَنی کام ہورہا ہے۔ بے شُمار طَلَباء سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں نیز مَدَنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے رہتے ہیں۔ الحمدللہ عزوجل مُتَعَدَّد دنیوی علوم کے دلدادہ بے عمل طَلَباء، نمازی اور سُنّتوں کے عادی ہوگئے۔

(۱۷) جامِعۃُ المدینہ: الحمدللہ عزوجل پاکستان بھر میں دعوت اسلامی کے تحت (58) جامعات بنام جامعۃ المدینہ قائم ہیں، جن میں طلباء کی تعداد 4537 ہے اور یہ تعداد مارچ 2006ء کی ہے۔ ان کے ذَریعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضرورت قیام وطعام کی سہولتوں کے ساتھ) درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) اور اسلامی بہنوں کو عالمہ کورس کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اہلسنت کے مدارس کے ملک گیر ادارے تنظیم المدارس (پاکستان) کی جانب سے لیے جانے والے امتحانات میں برسوں سے تقریباً ہر سال دعوت اسلامی کے جامعات کے طلباء اور طالبات پاکستان میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے بسا اوقات اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔

(۱۸) مدرسۃُ المدینہ: اندرون وبیرونِ ملک حفظ وناظرہ کے لاتعداد مدارس بنام "مدرسۃ المدینہ" قائم ہیں۔ پاکستان میں تادمِ تحریر کم وبیش 42000 (بیالیس ہزار) مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ وناظرہ کی مُفت تعلیم دی جارہی ہے۔

(۱۹) مدرسۃ المدینہ (بالغان): اسی طرح مختلف مساجد وغیرہ میں عموماً بعد نماز عشاء ہزار ہا مدرسۃ المدینہ کی ترکیب ہوتی ہے جن میں اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قرآن کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سنتوں کی مفت تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

(۲۰) شِفا خانے: محدود پیمانے پر شِفا خانے بھی قائم ہیں جہاں بیمار طَلَباء اور مدنی عملہ کا مُفت علاج کیا جاتا ہے۔ ضرورتاً داخل بھی کرتے ہیں نیز حسبِ ضرورت بڑے اسپتالوں کے ذریعے بھی علاج کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

(۲۱) **تخصُّص فی الفقہ**: یعنی ''مفتی کورس'' کا بھی سلسلہ ہے جس میں مُتَعَدَّد عُلَمائے کرام اِفتاء کی تربیّت پا رہے ہیں۔

(۲۲) شَرِیعت کورس: ضَروریاتِ دین سے رُوشناس کروانے کے لئے اپنی نوعیّت کا مُنفرِد ''شَرِیعت کورس'' بھی شروع کیا گیا ہے جس میں تمام شُعبہ ہائے زندگی سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ اسلامی بہنوں میں بھی یہ کورس جاری ہے۔ اس کے لیے دعوت اسلامی کی ''مجلس تحقیقات شرعیہ'' کے مبلغین علمائے کرام کثّرہم اللہ تعالیٰ نے باقاعدہ ایک ضخیم کتاب بنام ''نصاب شریعت (حصہ اول)'' مرتب فرمائی ہے جو کہ مکتبۃ المدینہ کی تمام شاخوں سے ھدیۃً طلب کی جاسکتی ہے۔

(۲۳) مجلسِ تحقیقاتِ شَرعِیہ: مسلمانوں کو پیش آمدہ جدید مسائل کے حل کے لئے مجلسِ تحقیقاتِ شَرعِیہ معروفِ عمل ہے جو کہ دعوتِ اسلامی کے مبلغین عُلَماء و مفتیان کرام پر مشتمل ہے۔

(۲۴) دارُ الافتاء: مسلمانوں کے شَرعی مسائل کے حل کے لئے مُتَعَدَّد ''دارُ الافتاء'' قائم کئے گئے ہیں جہاں دعوتِ اسلامی کے مبلغین مفتیانِ کرام، بِالمشافہ، تحریری اور مکتوبات کے ذَریعے شَرعی مسائل کا حل پیش کر رہے ہیں۔ اکثر فتاویٰ کمپیوٹر پر کمپوز کر کے دیئے جاتے ہیں۔

(۲۵) انٹرنیٹ: انٹرنیٹ کی ویب سائٹ www.dawateislami.net کے ذَریعہ دنیا بھر میں اسلام کا پیغام عام کیا جارہا ہے۔

(۲۶) **ASK THE IMAM**: دعوتِ اسلامی کی website میں ASK THE IMAM پر دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مسائل کا حل بتایا جاتا، کفار کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے اور ان کو اسلام کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔

(۲۷) مکتبۃُ المدینہ: الشاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن اور دیگر عُلَمائے اہلسنّت کی کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔ الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی نے اپنا پریس بھی قائم کرلیا ہے۔ نیز سنّتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرات کی لاکھوں کیسیٹیں بھی دنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں۔

(۲۸) المدینۃ العلمیۃ: دعوتِ اسلامی کے عُلَماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے چھ شعبے ہیں'' المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتّی الوَسع سَہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ اس سلسلے میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے 7 عربی رسائل اور آپ کے 10 رسائل کی تسہیل و تخریج کرنے کے بعد انہیں زیورِ طبع سے آراستہ کیا جاچکا ہے۔ اس کے علاوہ المدینۃ العلمیۃ مختلف موضوعات پر تادمِ تحریر تقریباً 60 سے زائد کتابیں شائع کرچکا ہے۔

(۲۹) مجلسِ تفتیشِ کُتُب و رسائل: غیر محتاط کُتب چھاپنے کے سبب اُمّتِ مسلمہ میں پھیلنے والی گمراہی اور ہونے والے گناہِ جاریہ کے سدِّ باب کے لئے ''مجلسِ تفتیشِ کُتُب و رسائل'' قائم ہے جو مُصَنِّفین و مُؤلّفین کی کُتُب کو عقائد، کفریات، اَخلاقیات، عَرَبی عبارات اور فقہی مسائل کے حوالے سے ملاحظہ کر کے سند جاری کرتی ہے۔

(۳۰) مختلف کورسز: مُبَلِّغین کی تربیّت کے لئے مختلف کورسز کا اہتمام کیا گیا ہے مثلاً 41 دن کا مدنی قافلہ کورس، 63 دن کا تربیّتی کورس، گونگے بہروں کے لئے 30 دن کا تربیّتی کورس، امامت کورس اور مُدرِّس کورس وغیرہم۔

ذکر وفکر امام احمد رضا

مُرتّب: ندیم احمد قادری نورانی عُفی عنہ

نمبر شمار	عنوانات/مضمون	نام مضمون نگار	اسمائے رسائل	مقامِ اشاعت	تاریخ اشاعت	صفحہ نمبر
۱	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا دل کی آواز اور درود شریف کے متعلق ایک نفیس نکتہ	خلیل احمد رانا	سہ ماہی افکار رضا	ممبئی	اپریل تا جون ۲۰۰۶ء	۷تا۸
۲	فاضل بریلوی کی حیات وخدمات	محمد حسن امام	ماہنامہ جہان رضا	لاہور	جولائی ۲۰۰۶ء	۹تا۱۲
۳	سلامِ رضا کی دو حسین جہتیں	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃 〃	۱۳تا ۲۱
۴	امام احمد رضا اور ردِ شیعیت	مولانا حافظ محمد عطاری الرحمٰن قادری	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃 〃	۳۰تا۴۰
۵	دو قومی نظریہ اقبال اور امام احمد رضا	ڈاکٹر ظفر اقبال نوری (واشنگٹن امریکہ)	ماہنامہ احکام القرآن	کھاریاں (پاکستان)	اگست ۲۰۰۶ء	۲۲تا۲۸
۶	ملفوظاتِ فاضل بریلوی	مولانا جاوید اقبال مظہری	المظہر	کراچی	جولائی ۲۰۰۶ء	۲۰تا۲۱
۷	اعلیٰ حضرت کی شاعری پر اعتراضات کے جوابات	علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی	ماہنامہ تحفظ	کراچی	اگست ۲۰۰۶ء	۲۴تا۲۵
۸	مولانا احمد رضا خان بریلوی کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر شیخ زبیر احمد قمر دیگوری	سالنامہ یادگار رضا، مفتی اعظم ہند نمبر	ممبئی۔انڈیا	۲۰۰۶ء	۱۷۸تا۱۸۸
۹	سائنسی نظریات پر اعلیٰ حضرت کی تحقیقات	رضوی سلیم شہزاد	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃 〃	۱۸۹تا۲۰۱
۱۰	امام احمد رضا کے جدید تعلیمی نظریات	مولانا عبدالنعیم عزیزی	کنزالایمان، ماہنامہ	دہلی، انڈیا	ستمبر ۲۰۰۶ء	۲۸تا۳۱
۱۱	کنزالایمان قارئین کی نظر میں	ادارہ	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃 〃	۶۰تا۶۱
۱۲	مولانا احمد رضا کی عربی زبان وادب میں خدمات	(مُعَرِّب) مولانا نیاز احمد مصباحی	جامِ نور (ماہنامہ)	دہلی، انڈیا	ستمبر ۲۰۰۶ء	۵۷تا۵۹
۱۳	مفتی اعظم اور الملفوظ "پہلی قسط"	مولانا یٰسین اختر مصباحی	ماہنامہ کنزالایمان	دہلی، انڈیا	اگست ۲۰۰۶ء	۲۸تا۳۳

کُتبِ نو

مُرتّب: ندیم احمد قادری نورانی عُفی عنہٗ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف/مؤلف/مترجم/مرتب	صفحات	قیمت	ناشر Publisher	سنِ اشاعت
۱	جدالممتار علی ردّ المختار جلد اوّل	الشاہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	578	درج نہیں	مکتبۃ المدینہ کراچی	2006ء
۲	مکتوباتِ حضرت سید محمد میاں برکاتی اور اُن کی کرامات	اشاعتِ دوم۔ محمد محمود قادری برکاتی	72	درج نہیں	بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی حیدرآباد سندھ	2006ء
۳	عظمتِ قرآن اور جشن عید میلاد النبی، اشاعتِ ہفتم	غلام غوث بغدادی عطاری	64	25 روپے	دار النشر حزبیہ غوثیہ جامع مسجد بہار شریعت بہادرآباد، کراچی	26 مارچ 2006ء
۴	اُصولِ حدیث	مولانا محمد حنیف خان رضوی بریلوی	104	درج نہیں	امام احمد رضا اکیڈمی صالح نگر رامپور روڈ، بریلی شریف	2006ء
۵	تدوین حدیث	مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی	152	درج نہیں	۔ ۔ ۔ ۔	2006ء
۶	ظہورِ نورِ مصطفی ﷺ	الحاج مفتی محمد محب اللہ نوری اشرفی	32	دعائے خیر	رضا اکیڈمی لاہور، پاکستان	مارچ 2006ء
۷	امام نعت گویاں	علامہ سیّد محمد مرغوب صاحب	144	۔ ۔	رضا اکیڈمی لاہور، پاکستان	اپریل 2006ء
۸	کانِ نبوت کے جواہر پارے	علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری اشرفی	112	۔ ۔	رضا اکیڈمی لاہور، پاکستان	جون 2006ء
۹	حضرت امیر معاویہ پر ایک نظر	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی	96	مفت سلسلہ اشاعت	جمعیت اشاعت اہلسنت نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی	جون 2006ء
۱۰	امریکی اہانت قرآن	مولانا یٰسین اختر مصباحی	48	۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	جولائی 2006ء
۱۱	ملازمت کے لئے 21 مدنی پھول	مولانا محمد الیاس قادری رضوی	16	درج نہیں	مکتبۃ المدینہ کراچی	جون 2006ء
۱۲	کرنسی نوٹ کے مسائل	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری	200	درج نہیں	مکتبۃ المدینہ کراچی	2006ء
۱۳	والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری	120	درج نہیں	مکتبۃ المدینہ کراچی	2006ء
۱۴	استاذ العلماء علامہ یوسف چشتی علیہ الرحمۃ	صاحبزادہ ابوالحسن واحد رضوی، ایم۔اے	32	درج نہیں	صاحبزادہ شفقات احمد چشتی خطیب المسلم مسجد، صادق آباد راولپنڈی	23 جولائی 2006ء
۱۵	مکتوبات رحمانیہ	ڈاکٹر طاہر حمید تنولی	354	300 روپے	انسٹی ٹیوٹ آف ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ، ماڈل ٹاؤن، لاہور	مارچ 2006ء